TUE.19.Nov.2024
VOLUME:19 NO: 295
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز منگل 19/نومبر 2024
جلد:19 شمارہ: 295
16/جمادالاول 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

اب مخلصانہ رہنمائی کا مطلب دشنام طرازی کو دعوت دینا ہے

مہاراشٹر میں علماء اپنے مخلصانہ مشوروں کی قیمت چکارہے ہیں

از: محمد ضیاء الدین (پربھنی)
9822651193

مہاراشٹر کچھ معاملات میں ملک کی ایک اہم ریاست ہے جس کے سبب یہاں اقتدار کی حصولیابی سیاسی جماعتوں کی اولین ترجیح ہوتی ہے ان دنوں ریاست مہاراشٹر میں انتخابی موسم اپنے شباب پر ہے اقتدار کے حصول کے لیے انڈیا الائینس اور مہایوتی ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہیں جہاں مہاراشٹر ایک اہم ریاست مانی جاتی ہے کہ اس ریاست کی راجدھانی کو ملک کی معاشی راجدھانی اور ایک انٹرنیشنل شہر ہونے کا شرف حاصل ہے وہیں اپنی وسعت آبادی اور پیداوار کے سبب بھی مہاراشٹر کا ایک منفرد درجہ ہے تو یہ بھی ہے کہ یہ ریاست فرقہ وارانہ لحاظ سے ایک انتہائی حساس ریاست ہے آرایس ایس کا جنم یہیں ہوا ہندو فرقہ پرستی کے جنم داتا ساور کر اور ہیڈگیوار بھی یہیں سے اٹھے اور ہندو فرقہ پرستی کا مرکز آرایس ایس کا ہیڈکوارٹر بھی اسی ریاست میں ہے جہاں سے فرقہ وارانہ سازشیں کی جاتی ہیں زہر پھیلایا جاتا ہے وہیں یہ بھی ہے کہ مہاراشٹر ان ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی کرم بھومی ہے جنھوں نے بڑی تعداد میں ہزارہا سال سے جانوروں کی زندگی گزارنے والے انسانوں کے ایک بڑے گروہ کو انسانی حقوق بحال کرنے کی جرات مندانہ تحریک چلائی یہی وہ مہاراشٹر ہے جہاں جیوتی با پھلے نے منوواداو ردھرم کے نام پر انسانوں کے ہونے والے جسمانی و ذہنی استحصال کیخلاف آواز بلند کی یہی وہ مہاراشٹر ہے جہاں جوتی با پھلے کی شریک حیات نے عورتوں کی تعلیم پر لگے پابندی کے دروازے توڑ دیے اور ان کے اس کام میں فاطمہ شیخ نے ان کا ساتھ دیا یہی شاہو مہاراج تھے جنھوں نے مساوات اور سب کے ساتھ انصاف کا عملی ثبوت پیش کیا غرض کہ یہ سرزمین متضاد رجحانات و کیفیات کی حامل ہے اور یہاں ہمیشہ مثبت رجحانات غالب رہے ملک کی تحریک آزادی میں بھی مہاراشٹر کا اہم رول رہا ہے بلکہ یہ تحریک آزادی کی سرگرمیوں کا ایک اہم مرکز رہا ہے غرض کہ متنوع خصوصیات کی حامل یہ ریاست آزادی کے بعد ایک طویل عرصہ تک سیکولرزم کی راہ پر چلتے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن تھی ایک ایسی خوش حال ریاست جہاں لوگوں کو مکمل آزادی حاصل تھی پھر آہستہ آہستہ اس کو بھی سیاست کا گھن لگنا شروع ہوا کمیونسٹوں کا زور توڑنے کے لیے فرقہ واریت کے عفریت کو پالا جانے لگا اور جیسا کہ اصول ہے کہ شیر کی سواری اکثر سوار کو لے ڈوبتی ہے یہاں بھی یہی ہوا اور جس عفریت کو یہاں کا برسر اقتدار طبقہ ریاست کے وسیع مفاد کے برخلاف اپنے حقیر سیاسی مفادات کے لیے پال رہا تھا اسی عفریت نے ایک روز اسے نگل لیا اور ۵۰ برسوں تک اس ریاست پر حکومت کرنے والی کانگریس کونے میں سمٹ گئی پھر بمبئی کے بھیانک فسادات بم دھماکے جیسے واقعات نے اس عروس البلاد کی شکل وصورت بگاڑ دی ۲۰۱۴ کی فرقہ واریت کی لہر میں یہ ریاست بھی بہہ گئی اور یہاں بھی وہ بی جے پی مضبوط ہوگئی جو شیوسینا کے انگلی پکڑ کر چلی تھی اور اتنی طاقتور ہوگئی کہ اس کے ہم قدم ہوگئی پھر اس کے اتنے حوصلے بڑھے کہ وہ ان ہی پروں کو چھانٹنے لگی جن پر بیٹھ کر کبھی پرواز کی تھی ۲۰۱۹ کے الیکشن تک یہ بات واضح ہوگئی کہ بی جے پی شیوسینا کو اپنے پیروں تلے روندنا چاہتی ہے جس سے سراسیمہ شیوسینا نے بچاؤ کے راستے ڈھونڈنا شروع کیا نتیجہ یہ نکلا کہ مہاراشٹر کی تاریخ میں ایک غیر متوقع غیر فطری اتحاد سامنے آیا چونکہ مہاراشٹر کو بی جے پی کی بڑھتی ہوئی سیاسی غنڈہ گردی انتقامی سیاست اور غیر دستوری اقدامات کے خدشات لاحق تھے اس لیے سب اس نئی صورت حال کو برداشت کرنے کے لیے مجبور تھے اور یوں ایک نیا محاذ برسر اقتدار آیا شومئی قسمت کہ اسی زمانے میں کرونا نامی سازشی وباء نمودار ہوگئی اور ریاست کے تمام پہیے جام ہوگئے تاہم یہ بات قابل اطمنان بھی تھی اور غیر متوقع بھی کہ ایک نہایت فرقہ پرست پارٹی سے تعلق رکھنے والے وزیر اعلی نے نہایت بردباری تحمل اور منصفانہ طریقہ سے پرامن طور پر اس ریاست کا کاروبار چلایا یہ وہ دور تھا جب بی جے پی کی اقتدار والی ریاستوں میں جہاں انتظامی افراتفری پھیلی ہوئی تھی وہیں اقلیتوں پر ہونے والی انتقامی کاروائیوں کی خبریں عام تھیں اور اقلیتیں بالخصوص مسلمان نہایت مشکل حالات میں تھے ان پر ماب لنچنگ کے نام پر جابجا حملے ہورہے تھے ان کی عبادت گاہوں کو ان کے اداروں کو نشانہ بنایا جارہا تھا ان کے عقاید پر حملے کیے جارہے تھے ان کے خلاف دشنام طرازیاں اپنی حدوں سے باہر نکل رہی تھیں جس کے سبب ان ریاستوں میں مسلمان نہایت مضطرب اور ہراسان تھا جب کہ مہاراشٹر میں یہ صورت حال نہیں تھی اس ریاست میں نہ فرقہ وارانہ منافرت تھی نہ کہیں ظلم وزیادتی کے مناظر تھے اور یہ سب اس لیے تھا کہ ایک فرقہ پرست پارٹی کے ہاتھوں میں اقتدار تو ضرور تھا لیکن اقتدار کی باگ ڈور سیکولر پارٹیوں کے ہاتھوں میں تھی دوسری طرف بذات خود ادھوٹھاکرے کو بھی حالات کا ادراک ہوگیا تھا اور انھوں نے نہایت سمجھداری سے اس ریاست کا کاروبار چلایا یہ صورت حال عوام کے لیے بہتر تھی اقلیتوں کے لیے نہایت اچھی تھی ریاست کے لیے بھی بہت اچھی تھی اور تقریباً سب ہی لوگ مطمئن اور خوش تھے ، ہاں لیکن سب نہیں بلکہ ایک بڑا طبقہ تھا جو انگاروں پر لوٹ رہا تھا اسے جلتے ہوئے ہندوستان میں یہ پرسکون نخلستان ایک آنکھ نہیں بھارہا تھا اس کے غم وغصے کی کئی تہیں تھیں ایک تو یہ کہ اس ریاست میں امن تھا مسلمان سکون سے تھے ان کے خلاف ریشہ دوانیوں کے مواقع نہیں تھے دوسری یہ کہ یہ سب اس کی دور حکومت میں ہورہا تھے جو ہندوتو کا ایکان تھا اور زیادہ صدمہ اس پر تھا کہ مہاراشٹر میں فرقہ پرستی کی علامت سمجھے جانے والے ٹھاکرے خاندان کا ایک فرد مہاراشٹر میں فرقہ پرستی کو روکنے کا کام کررہا تھا یہ وہ غم تھا جو مہاراشٹر کے فرقہ پرستوں کے لیے ناقابل قبول تھا اور جس نے ان کو بے چین کررکھا تھا تاہم وہ خاموش نہیں تھے انھیں صورت حال کو سام دام دنڈ کسی بھی حالت میں بدل کر مہاراشٹر پر ایک فرقہ پرست سرکار مسلط کرنا تھا وہیں ادھوٹھاکرے کو فرقہ پرستی سے دست برداری کی سزا بھی دینی تھی بالآخر ان کی سازشیں کامیاب ہوگئیں اور انھوں نے نہ صرف ادھوٹھاکرے کی پارٹی کو دولخت کردیا بلکہ اس سارے سیاسی گیم کے ماسٹر مائینڈ شرد پوار کیگھر میں بھی سرنگ لگا کر ان کی پارٹی کے بھی دو ٹکڑے کردیے ادھر مرکزی سرکار درپیش پارلیمانی الیکشن کے پیش نظر مسلمانوں کے خلاف نت نئی سازشوں میں مصروف تھی یوپی میں مسلمانوں کے طاقتور سیاسی رہنماؤں کو سرکاری سرپرستی میں ٹھکانے لگایا جارہا تھا ان کو مقدمات کے جال میں پھنسایا جارہا تھے سرکاری دہشت گردی کا نیا روپ مسلمانوں کے مکانوں پر بلڈوزر کی شکل میں قہر ڈھا رہا تھا یہ وہ تشویشناک صورت حال تھی جس سے پورے ملک کا مسلمان تشویش میں مبتلا تھا اور اس کا سدباب چاہتا تھا لیکن ان کو کوئی راہ سوجھ نہیں رہی تھی ان ہی حالات میں پارلمنٹ کے الیکشن سر پر آگئے مہاراشٹر کا مسلمان بدحواس تھا درحقیقت (مرحوم) غلام محمود بنات والا کا دور جب سے ختم ہوگیا مہاراشٹر کا مسلمان سیاسی طور پر یتیم ہوگیا (یہ بھی ہے بنات والا کی سیاست کو ختم کرنے کی سازش کرنے والے بمبئی کے مسلم لیڈران اپنی غداری کا مزہ چکھ رہے ہیں) خیر اس پرآشوب دور میں مسلمانوں کو کسی معتبر اور مخلص رہنما کی رہبری کی شدید ضرورت محسوس ہورہی تھی یہاں یہ تذکرہ ضروری ہے کہ گزشتہ کچھ دہایوں سے سیاست کے نالے سے آنے والی حرام کی دولت نے مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے کو حرام خوری میں اس قدر آلودہ کردیا کہ وہ اپنی قوم ملت دین ایمان عقیدہ سب بھول گئے سیاست کے راستے سے آنے والی اس دولت کا نشہ اتنا تیز تھا کہ اس میں کیا امیر کیا غریب کیا تعلیم یافتہ کیا جاہل حتی کہ مذہبی شعبہ سے جڑے لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس میں ایسی مدہوش ہوگئی کہ کسی کو بھی حرام حلال کی تمیز باقی نہیں رہی اچھی شناخت اچھی امیج سے لے کر جبے دستار داڑھیاں ٹوپیاں گمراہ کن جذباتی بیانات سے لے کر قوم پر مظالم کی دہائیاں ناانصافی کا واویلہ سے لے کر نعرے جھنڈے ڈنڈے سب ہی برائے فروخت ہوگئے حالات اتنے غیر یقینی ہوگئے اور بے اعتباری اتنی بڑھی کہ سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ کون کون گندم نما جو فروش ہے مراٹھواڑہ جہاں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے یہاں شیوسینا چن کر آتی رہی کہ فرقہ پرستوں نے جان لیا تھا کہ جہاں مسلمانوں کی اچھی تعداد ہے وہاں مسلمانوں کو فروخت کرنے والے بھی بہ آسانی دستیاب ہوتے ہیں اسی لیے ہر مرتبہ ایسی نشستوں سے زرخرید مسلمان خریدے جاتے رہے جو مسلمانوں کے ووٹوں کی تقسیم کا کام نہایت ایمانداری سے کرتے رہے اور فرقہ پرستوں کو طاقت ور بناتے رہے اور اسی کا نتیجہ ہیکہ ملک پر فرقہ پرستوں کا شکنجہ مضبوط ہوتا رہا ۱۹۱۴ میں مہاراشٹر میں فرقہ پرست سرکار کو اقتدار میں لانے میں جہاں فرقہ پرست ذہنیت کا رول رہا اس سے زیادہ ہماری جذباتی سیاست کا رہا جس نے مہاراشٹر کے ماحول میں فرقہ وارانہ آلودگی پھیلا کر اس ریاست کو فرقہ پرستوں کی جھولی میں ڈال دیا تھا گو کہ اس سے ملت کو بہت تکلیف ہوئی لیکن اس وقت جب نتائج آچکے تھے بمصداق ہائے اس زود پشیمان کا پشیمان ہونا گو کہ حالات سے سب واقف اور اس کے شاکی تھے لیکن ایک ایسی ملت جس میں ناخواندہ افراد کی کثرت ہو اسے اس کے فایدے کی بات سمجھانا لوہے کے چنے چبانے کے مترادف ہے کیونکہ گزشتہ سو برسوں میں اس ملک کی سیاسی سماجی اور مذہبی قیادت نے اس ملت کو اس قدر جذباتی بنادیا ہے کہ اس کو گمراہ کرنے کے دین ملت کے حوالے اور فرضی بہادری کی ڈینگیں کافی ہیں ، ایسے ہی حالات میں جب پارلیمنٹ کا الیکشن آیا تب ملت کا باشعور طبقہ اس تشویش میں مبتلاء تھا کہ ہونہ ہو ہماری جذباتی قیادت پھر ہمارے ووٹ کاٹ کر ہم پر فرقہ پرستوں کو مسلط کردے کیونکہ قوم سنجیدہ لوگوں کی بات نہیں جذباتی تقریر زیادہ سنتی ہے ایسے میں قدرت کا کرنا یہ ہوا کہ مراٹھا سماج میں ریزرویشن کو لے کر جدوجہد شروع ہوگئی اور ان حالات کا فایدہ اٹھاتے ہوئے دیوندر فرنویس نے مراٹھوں کو مہاراشٹر کی سیاست سے اٹھا پھینکنے کے لیے جو سازش چلی وہ اسی پر الٹی پڑی یہ وہ وقت تھا جب قوم کو کسی تھنک ٹینک کی ضرورت تھی کسی مخلص رہنما کی ضرورت تھی یہ وہ بے اعتباری کا دور تھا جب قوم کسی پر اعتبار کرنے تیار نہیں تھی ایسے میں مہاراشٹر کی سیاست میں مولانا سجاد نعمانی کی آمد ہوئی (گو کہ میں سجاد نعمانی صاحب سے کبھی نہیں ملا لیکن مختلف ذرائع سے ان کے افکار سے واقف ہوں) سجاد نعمانی صاحب کے بھائی منظور نعمانی کو ان کی تحریروں سے ہم جانتے ہیں اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خاندان ملت کی تڑپ رکھنے والا وہ خاندان ہے جو ملی مفاد کے لیے تمام خطرات کو جھیلنے کے لیے تیار رہتا ہے منظور نعمانی صاحب بھی اپنی حق گوئی کے لیے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرچکے ہیں پارلیمنٹ الیکشن کے موقع پر سجاد نعمانی صاحب اور ان کے معتقدین نے نہایت سنجیدگی اور اخلاص سے مسلمانوں کی رہنمائی کی جس کے بہتر نتائج پارلیمنٹ الیکشن میں دیکھنے ملے اسمبلی الیکشن میں بھی انھوں نے نہایت بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملت کو بہترین رائے دی لیکن ہوا یہ کہ وہ لوگ جو قوم کے نام پر سودے بازی کرتے ہیں ان کو مولانا کی یہ رائے اس لیے پسند نہیں آئی کہ اس سے ان کی کمائی مار کھاتی ہے اور نتیجہ ہے کہ ان کے خلاف یہ بکاؤ لوگ مغلطات بک رہے ہیں۔

حضرت حبیب جعفر بن احمد العیدروسؒ کی نصیحتیں

مرسلہ: انجینئر محمد رفیع الدین صدیقی، اورنگ آباد

شکر ہے اُس خدا کا جس نے ہدایت دی ہم کو اور ان کو جو ہمارے آباواجداد کی اور ہماری پیروی کرے ، درود سلام بھیجتے ہیں ہم سب سے بہترین خلق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جو کہ نجات کی کشتی ہیں۔ جو شخص اس پر سوار ہوا وہ نجات پایا اور جس نے مخالفت کی وہ غرق ہوا۔ حمد وثنا کے بعد یہ نصیحت اور وصیت ہے ہمارے مریدین و سالکین طریقۂ عیدروسیہ کے لئے۔ پس ابتداء کرتا ہوں (اپنی وصیت کی) تقویٰ سے جو تمام نیکیوں کا سِر (راز) ہے اور اس کے بعد ارکان اسلام کو جاننے کی وصیت کرتا ہوں جو کہ پانچ ارکان ہیں اور اُن کی معرفت و پہچان کی۔ اولاً شہادتین یعنی کہنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، دوم نماز پڑھنا پنج وقتہ ، سوم زکوٰۃ دینا، چہارم رمضان کے روزے رکھنا، پنجم اگر استطاعت ہو حج ادا کرنا۔ اور جاننا ایمان کے ارکان کو جو کہ چھ ہیں۔ ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں، اس کی نازل کی ہوئی کتابوں اور قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی اور برائی اور مرنے کے بعد اُٹھائے جانے پر۔ اور جاننا ارکان احسان کا جو دو ہیں۔ اول یہ کہ عبادت کرے تو خدا کی اس طرح جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ دوسرا پس اگر یہ نہ ہوسکے تو خیال کر کہ خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ واجب ہے مرید سالک پر کہ اپنے مرشد کی پیروی کرے اور اس کی اطاعت بسرو چشم بجالائے۔ کیوں کہ وہ عہد لیتا ہے اس بات پر کہ گناہوں کو چھوڑے اور نماز ان کے اوقات پر پابندی کے ساتھ ادا کرے اور حرام کاموں کو چھوڑے جیسے غیبت، چغلخوری، زنا، شراب خوری، جُوابازی، اور رات دن ذکر خدا لازم کرلے کیوں کہ ذکر ہر چیز سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کرتا ہوں۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل الذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَآ اِلٰهَ میرا قلعہ اور جو میرے قلعے میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے امن میں آگیا۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدید کرو ایمان کی، کہنے لگے یا رسول اللہ! کس طرح تجدید کریں ہم ایمان کی۔ فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے۔ پھر میں وصیت کرتا ہوں سب مریدین کو یہ کہ اپنے مرشد پر اعتراض نہ کرے۔ کیوں کہ اعتراض اس کو برکتوں سے محروم کردیتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ فوراً توبہ کرلے اور یہ مرید کے شرائط ہیں۔ اور یہ اعتقاد کرے کہ شیخ کو زیادہ قربت ہے خدا سے اور شیخ سے کسی بارے میں بحث نہ کرے۔ بلکہ بالکل خاموش باادب رہے یہاں پر تھوڑے سے آداب لکھ دیئے گئے ہیں ورنہ مریدین کے شروط بہت ہیں۔ جب مرشد بات کریں تو غور سے سنتا رہے۔ اور عمل کی کوشش کرے، آواز کو اونچی نہ کرے اور بداعتقادیوں سے بچتا رہے اور اپنے عقیدہ کو کامل کرے کیوں کہ فائدہ عقیدہ کی درستی میں ہے اور جب آدمی کسی چیز پر اعتقاد کرتا ہے اور اس کے بارے میں پس وپیش میں رہتا ہے کہ وہ چیز ملے گی یا نہیں اللہ اس کو وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے اور وسیلے کے متعلق قرآن و حدیث میں بہت بڑی بڑی دلیلیں لکھی ہوئی ہیں۔ یہاں اس کا ذکر طول کا باعث ہے۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ حدیث شریف میں ہے جب آدم علیہ اسلام نے گناہ کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے فریاد کیا تو حق تعالیٰ نے جواب میں فرمایا تونے کیسے ان کو جانا تو آدم علیہ السلام نے فرمایا الٰہی جب میں نے سر اُٹھایا تو اُن کا نام تیرے نام کے ساتھ پایا۔ پس سمجھا کہ وہ تیرے پاس مقرب ہیں۔ پھر میں وصیت کرتا ہوں اے مریدو! ذکر پابندی کے ساتھ کرو اور اگر تکلیف پہنچے تو مقررہ گنتی سے دوگنی یا چوگنی تعداد میں ذکر کرو۔ اور بعد ہر نماز کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بارہ (۱۲) مرتبہ اور اللّٰہ بارہ (۱۲) مرتبہ اور ھوھو بارہ (۱۲) مرتبہ اور کلمۂ شہادت تین (۳) مرتبہ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه روح کا مغناطیس (مقناطیس) ہے، اور اللّٰہ دل کا مغناطیس ہے اور ھوھو سِر (راز) کا مغناطیس ہے۔ اور فرض نمازوں کو کبھی ترک نہ کرو اور سنتوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرو خصوصاً سنت موکدہ اور وتر اور ہر جمعرات کو حضرہ میں شریک ہوا کرو۔ اور بزرگ راتوں میں قیام کرو جیسے دونوں عیدوں کی رات، شب معراج، شبِ برأت اور شبِ قدر اور شبِ جمعہ ہیں اور رمضان کے روزے پورے رکھو اور قرآن کی تلاوت کرو اور تراویح کی نمازیں پڑھو، اور لازم ہے تم پر محبت صالحین کی کیوں کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو ان سے محبت رکھے وہ شقی نہیں ہوتا، جو ان سے کامل دوستی کرتا ہے تو وہ ان کو اپنی توجہ سے بناتے ہیں۔ جو ان سے محبت کرتا ہے تو وہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنی انفاس سے ان کی اصلاح کرتے ہیں۔ اور اپنی برکتوں میں انھیں شامل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے ساتھ صحبت کے آداب دین کی شاہراہ ہیں۔ صحبت کے چھ اقسام ہیں۔ ادب اللہ کے ساتھ یہ ہے کہ ہمیشہ اس کی ہیبت اور اس کا خیال دل میں رکھے یہی احسان ہے اور تمام عبادتوں کی جڑ جس کو تقویٰ کہتے ہیں اور رسول کے ساتھ صحبت کے آداب یہ ہیں کہ سنتوں کی پیروی کرے اور ظاہری علم یعنی علم دین سیکھے، اولیاء کے ساتھ صحبت رکھے تو ان کی خدمت اور احترام کو لازم کرلے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ صحبت کے آداب یہ ہیں کہ ان کے ساتھ حسن خلق سے پیش آئے اور صحبت بھائیوں کے ساتھ یہ ہے کہ ان کے ساتھ ہمیشہ خوش رہیں مگر یہ کہ گناہ کے ساتھ نہ ہو۔ اور جاہلوں کے ساتھ صحبت رہے تو دعاء اور رحمت سے پیش آئے۔ ہر مرید سالک کو چاہئے کہ اعتقاد کامل رکھے اور نکتہ چینی سے ڈرے کیوں کہ اولیاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں اسی لئے ان کا مرتبہ بڑا ہے جو ان کو حسن اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے وہ نیک بخت کردیا جاتا ہے اور جو ان کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتا ہے وہ بدبخت اور ان کی برکتوں سے محروم رہتا ہے۔

نوٹ: یہ مضمون حضرت حبیب جعفر بن احمد العیدروسؒ کی تالیق "تذکرۃ النفوس" سے لیا گیا ہے۔

منقبت درشان حضرت حبیب جعفر صاحب بن احمد العیدروسؒ

اللہ کے پیارے حضرت حبیب جعفرؒ
سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دُلارے حضرت حبیب جعفرؒ

اِن کی جبیں پہ کلمہ طیّب چمک رہا ہے
فضلِ خدا کے تارے حضرت حبیب جعفرؒ

اپنی نصیحتوں سے ایسا ہوا ہے اکثر
علماء کو ہیں سنوارے حضرت حبیب جعفرؒ

زخمی ہوا تھا سدّی جذباتی کیفیت میں
پڑھ کر دُعا سدھارے حضرت حبیب جعفرؒ

واللہ کہہ رہا ہوں تب بھی تھے آج بھی ہیں
دُکھیوں کے اِک سہارے حضرت حبیب جعفرؒ

عمرِ طویل مولا دے دینا مُجتبیٰ کو
یہ رہنما ہمارے حضرت حبیب جعفرؒ

برسوں سے مانگتا ہے ساجدؔ کو اب عطا ہوں
صدقات اور اُ تارے حضرت حبیب جعفرؒ

(محمد کمال الدین صدیقی ساجد، ناندیڑ)

راہ نما ═══ مبارک کاپڑی

سائنس کے ضمن میں دلچسپی صرف امتحان تک محدود نہ رہے، طلبہ تحقیق سے جُڑ جائیں

سائنس سے دوستی بنائے رکھئے:

عزیز طلبہ! سائنس (یا کسی بھی علم) سے رقابت سے کبھی کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا اور دُشمنی رکھنا بھی کیوں؟ کہاں کوئی سائنس داں یا ریاضی داں ہمیں شکریہ ادا کرنے یا اُس کا احسان مندرہنے کے لیے کہہ رہا ہے؟ ہم لوگ جب گزشتہ ۱۲۰ر برسوں کا بھی جائزہ لیتے ہیں تو یہ واضح طور پر دکھائی بھی دیتا ہے کہ ۱۹۰۰ء کے بعد سائنس اور سائنسی علوم نے ہماری دنیا میں کتنی آسانیاں پیدا کردیں: (۱) لگ بھگ ساری مہلک بیماریوں اور وباؤں کے ٹیکے ایجاد ہوئے۔ (۲) نفسیاتی وراثت اگلی نسلوں میں کیسے منتقل ہوتی ہے، اِس کا علم ہوا۔ (۳) جینیاتی بیماریوں کا علاج ممکن ہوا۔ (۴) بِگ بینگ تھیوری سے معلوم ہوا کہ اس کائنات کا وجود کیسے عمل میں آیا۔ حالانکہ پہلے اس کا جواب صرف اسلام کے پاس تھا۔ (۵) ایٹم (جس کا مطلب ہی ہے کہ ناقابل تقسیم شئے) تقسیم ہوا۔ اس پر بڑا ہنگامہ تو ہوا البتہ اُسی تقسیم کی بناء پر توانائی کا ایک بڑا متبادل حاصل ہوا۔ (۶) راکٹ، جیٹ اور معلوماتی سیّاروں نے تو کائنات کو جیب میں لاکر رکھ دیا۔ (۷) کمپیوٹر، روبوٹ اور مصنوعی ذہانت نے ایسے پیادے تخلیق کئے جو بادشاہوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ (۸) نظریہ اضافیت میں وقت کے تصوّر کی تفہیم سے جی پی ایس سسٹم وجود میں آیا۔ (۹) ایم آر آئی مشین نے انسان کی لگ بھگ ساری بیماریوں کی تہہ تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کی۔ یہ ہے ایک مختصر سا جائزہ گزشتہ لگ بھگ سوا صدی کا جس میں سائنسی علوم نے انسان اور انسانیت کو مالا مال کردیا۔

رشتہ سائنس اور آرٹس کا!

پتہ نہیں کس بناء پر سائنس اور علمِ فنّیات یعنی آرٹس کا ماننے والے برسرِ پیکار رہتے ہیں۔ اب اس ضمن میں کچھ دلچسپ حقائق دیکھ لیجیے۔ سائنس کا مطلب ہوتا ہے 'علم'، سائنس داں یعنی عالِم، اور اُس کی جمع ہے 'علماء'۔ اب ہمارے ہاں یہ اصطلاح شاید چند لوگوں کو قابلِ قبول نہ ہو۔ ایک دلچسپ بات یہ بھی سُن لیجئے کہ سائنسی لغت کے مطابق سائنس داں وہ ہوتا ہے جو مشاہدہ کرتا ہے اور سوچ کر کوئی نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ اب سائنس کی اس رو سے تو ہر ادیب، شاعر اور نقاد بھی سائنس داں ہی ہوتا ہے کیوں کہ وہ بھی مشاہدہ کرتا ہے اور پھر بغور سوچ سمجھ کر کسی نتیجے پر پہنچتا ہے۔ ہم آج یہ قصّہ اس لیے چھیڑ رہے ہیں کہ کلاس روم میں، اسٹاف روم میں، تعلیمی ادارے کے کیمپس میں جوان دونوں شعبے کے اساتذہ میں بلاوجہ سرد جنگ چھڑی رہتی ہے وہ بڑی رُکاوٹ ہے، اڑچن ہے، ہماری تعلیمی پیش رفت میں۔ ہمیں اور ہمارے اساتذہ کو یاد یہ رکھنا ہے کہ (الف) جب کسی آرٹ یا فن کا مطالعہ منظّم انداز میں ہو تو وہ آرٹ، سائنس بن جاتا ہے۔ (ب) جب کوئی ثقافتی، ادبی، تہذیبی سرگرمی مفید، دلکش اور منفرد انداز میں پیش کیا جائے تو وہ ثقافتی سرگرمی سائنس کا تجربہ بن جاتی ہے۔ دوستو! سائنسی علوم کا قصّہ سُن لیجئے۔ موٹے طور پر اس کی دو قسمیں ہیں: خالص سائنس اور نفاذی سائنس۔ اس کی ذیلی درجہ بندی (الف) علوم فطریہ یا نیچرل سائنس (ب) معاشرتی علوم یا سوشل سائنس اور (ج) قیاسی علوم جیسے ریاضی، شماریات وغیرہ اور اِن سارے علوم کا زندگی سے براہِ راست تعلق ہے۔

سائنسی علوم سِکھانے کے اُصول:

(۱) سائنسی علوم کے تعلق سے سب سے پہلا اور بنیادی اُصول یہ ہے کہ ہمیں ہمارے طلبہ کو سائنس پڑھانا نہیں ہے بلکہ سِکھانا ہے۔ (۲) ہمارے اساتذہ کو مدارس میں صرف نصاب پورا نہیں کرنا ہے بلکہ طلبہ کے ذہن کے راستے دِلوں میں سائنس کو اُتارنا ہے۔ (۳) آج ہمارے معاشرے کا منظر نامہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں گھروں میں مکالمہ بند ہے۔ اُسے بدتمیزی بھی کہا جاتا ہے۔ کلاس روم میں سوال پوچھنے پر بینچ پر کھڑا ہونے کی سزا تک دی جاسکتی ہے۔ البتہ سائنس کا اُصول یہ ہے کہ طالب علم کو سوال پوچھنے دیجئے۔ اُسے سوال پوچھنے پر آمادہ کیجئے حتّیٰ کہ آپ کے تشفی بخش جواب پر بھی اُسے مزید سوال پوچھنے دیجئے۔ (۴) اکثر سائنسی مضامین طلبہ کا ذہن تجزیاتی بنادیتے ہیں اور یہی مقصد ہے سائنس کی تدریس کا کہ طالب علم بین السطور کو پڑھ سکے۔ (۵) سائنس کی تدریس جس پر منحصر ہے وہ ہے لیباریٹری یا تجربہ گاہ کہ سائنس نام ہے عملی کام کا۔ اب کیا کوئی یقین کرسکتا ہے کہ اس قدر بیدار، ترقی یافتہ اور سائنسی ماحول میں بھی آج کئی اُردو میڈیم ہائی اسکولوں میں لیباریٹری کا وجود ہی نہیں ہے۔ جی ہاں! ہم نے اردو کے درجنوں ایسے ثانوی اسکولیں دیکھی ہیں جہاں سائنس کی تجربہ گاہ ہی نہیں ہے۔ تجربہ گاہوں کے تعلق سے یہ 'تجربہ' ہمیں سب سے پہلے مہاراشٹر کے شہر پونہ میں ہوا۔ جہاں ہم نے دیکھا کہ چند اُردو ہائی اسکولوں میں لیب ندارد، حالانکہ سائنس کا عملی کام کم از کم پانچویں جماعت سے شروع ہوتا ہے، البتہ اُن اسکولوں میں ہم نے دیکھا کہ پانچویں تا نویں جماعت کے طلبہ سائنس میں کوئی عملی کام، کوئی تجربہ کئے بغیر ہی دسویں جماعت تک پہنچ رہے ہیں۔ تو پھر دسویں جماعت کے سائنسی تجربوں کی کیا سبیل؟ سُن لیجئے۔ پونہ میں ہم نے دیکھا کہ جس سنگھ پریوار کو گالی دیتے ہم نہیں تھکتے وہ ایسے اسکولوں کے لیے چلتا پھرتا یا موبائیل لیب کا انتظام کرتے ہیں۔ جس میں وہ ایک وین گاڑی میں سائنسی تجربات کے سارے آلات لے کر اسکول در اسکول جاتے ہیں اور ہمارے طلبہ کو عملی کاموں سے روشناس کراتے ہیں، اور اس طرح ہماری قوم کے طلبہ بورڈ کے امتحان میں شریک ہوتے ہیں۔ سائنس کی تجربہ گاہوں کا یہ حال اُس قوم کا ہے جس کے ایک بیش قیمت سائنس داں جابر بن حیان نے لکھا تھا کہ: ''ایک سائنس داں کی عظمت اس بات میں نہیں کہ اُس نے کیا پڑھا بلکہ اُس کی عظمت اس میں ہے کہ اُس نے تجربے کے ذریعے کیا کیا ثابت کیا۔'' (۶) سائنس میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے انتہائی لازمی ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے (الف) سائنسی نمائش اور سائنسی میلے کا انعقاد کرنا شروع کریں (ب) کسی گاؤں کے اسکول میں بھی سائنسی نمائش کا انعقاد ممکن ہے۔ (ج) سائنسی پروجیکٹ تیار کرنے میں والدین کو بھی آمادہ کیا جائے۔ ان سائنسی منصوبوں پر والدین کالمس جادو کا کام کرتا ہے۔ (د) دوسری قوم کے طلبہ کی اسکولوں میں اپنے طلبہ کو بھیجا جائے کہ اُن سے آپ کے بچّوں کو بہت کچھ سیکھنے مل سکتا ہے۔ (۷) سائنسی مزاج پیدا کرنے کے لیے ہم اپنے بچّوں کو لازمی طور پر نیشنل ٹیلنٹ سرچ امتحان، میتھس وسائنس اولمپیاڈ اور سائنس/ ریاضی کوئز جیسے مقابلوں میں صحیح تیاری کے ساتھ شریک کرائیں۔ دوستو! سائنس کے محاذ پر ہم سپاہی نہیں، کبھی سپہ سالار ہوا کرتے تھے، دوبارہ اس محاذ پر سرخروئی کے لیے ہمیں ایک بڑی قربانی دینی ہوگی اور وہ یہ ہمارے اساتذہ ہر جماعت میں ہر سال صرف دو بچّوں کی شناخت کریں جو سائنسی واختراعی ذہن کے حامل ہوں۔ اُنھیں سائنس اولمپیاڈ جیسے امتحانات کے لیے تیار کرائیں۔ اسکول انتظامیہ سے اُن بچّوں کے لیے زائد سہولتیں طلب کریں، اُن کے والدین کو بُلاکر اس ضمن میں ذہن سازی کریں کہ وہ ان طلبہ کو سائنسی تحقیق کے لیے وقف کردیں۔ کسی ملازمت یا کاروبار کے بجائے سائنسی تحقیق میں اُن طلبہ کو ایک مشن کے طور پر راغب کریں، سائنس کے اساتذہ ہر سال اپنے دو طلبہ کو سائنسی مشن کے لیے تیار کرتے ہیں تو اس کے دُوررس نتائج برآمد ہوں گے اور ہر بار کسی غزہ سے گزرنے والی اس قوم پر بڑا احسان بھی۔

مہاراشٹر انتخابات 2024: مسلمانوں کی نمائندگی کا بدلتا منظر نامہ

ن-جاوید
(بیڑ-اورنگ آباد)

مہاراشٹر کی قانون ساز اسمبلی کی تمام 288 نشستوں کے لیے انتخابات 2024 کے لیے رائے دہی 20 نومبر اور 23 نومبر کو رائے شماری کے بعد یہ واضح ہوجائے گا کہ اس بار 2024 کے انتخابات میں قانون ساز اسمبلی میں کتنے مسلمان پہنچے ہیں۔ ان کی تعداد بڑھی ہے یا گھٹی ہے۔ نیشنل کمیشن کے ٹیکنیکل گروپ کی رپورٹ کے مطابق، یکم جولائی 2024 تک مہاراشٹر کی آبادی 12.77 کروڑ ہونے کا تخمینہ ہے۔ مہاراشٹر ہندوستان کی تیسری سب سے زیادہ آبادی والی ریاست ہے۔ مہاراشٹر میں مسلمانوں کی آبادی یہاں کی تخمینہ آبادی کا تقریباً 12 فیصد بتائی جاتی ہے۔ لیکن ریاست کے سیاسی منظر نامے میں مسلمانوں کی موجودگی کا تناسب اس وقت باعث فکر اور ایک سوالیہ نشان بن چکا ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے لیے منتخب ہونے والے مسلمانوں کی تعداد میں گزشتہ برسوں کے دوران بتدریج کمی دیکھی گئی ہے- 2019 کے آخری انتخابات میں یہ تعداد 288 ارکان اسمبلی میں سے صرف 10 تھی۔ 1999 میں، 12 مسلم ممبران اسمبلی منتخب ہوئے، لیکن 2004 میں یہ تعداد گر کر 11 رہ گئی۔ 2009 کے مہاراشٹرا اسمبلی کے انتخابات میں صرف 10 مسلم ارکان اسمبلی منتخب ہوئے، جن میں سے پانچ کانگریس کے تھے۔ ان میں سے چھ کا تعلق ممبئی سے تھا، جو تھانے کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر کی مسلم آبادی کا ایک تہائی حصہ ہے۔ 2014 میں مسلم ارکان اسمبلی کی تعداد مزید کم ہوکر 9 رہ گئی، جو 2019 میں معمولی حد تک بڑھ کر 10 ہوگئی۔ قانون ساز اسمبلی میں ان کی گرتی ہوئی تعداد کا الزام بدلتے ہوئے سماجی حقائق پر لگایا جا رہا ہے جہاں اقلیتی برادری کے امیدواروں کو ووٹوں کی منتقلی مشکل ہوگئی ہے۔ اگرچہ بی جے پی نے انتخابات کے لیے کسی مسلم امیدوار کو نامزد نہیں کیا ہے، تاہم شیوسینا نے، وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت میں، وزیر عبدالستار کو اورنگ آباد (چھترپتی سمبھاج نگر) کے اپنے حلقہ سلوڑ سے دوبارہ نامزد کیا ہے۔ اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی اتحادی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) نے جو مسلم امیدوار کھڑے کیے ہیں، ان میں نواب ملک (مانخورد شیواجی نگر)، ثنا ملک (انوشکتی نگر)، ذیشان صدیقی (باندرہ ایسٹ)، حسن مشرف (کاگل) اور نجیب ملا (ممبرا کلوا) کو موقع دیا گیا ہے۔ کانگریس، این سی پی (شرد پوار) اور شیوسینا) ادھوٹھاکرے (پر مشتمل اپوزیشن مہاوکاس اگھاڑی (ایم وی اے) اتحاد سے کانگریس نے میرا بھئیندر سے سید مظفر حسین، ملاڈ ویسٹ سے اسلم آر شیخ، چاندیوالی سے محمد عارف نسیم خان، ممبادیوی سے امین پٹیل، مالیگاؤں سنٹرل سے اعجاز بیگ، باندرہ ویسٹ سے آصف زکریا، ناندیڑ شمالی سے عبدالستار عبدالغفور اور اکولہ ویسٹ سے ساجد خان منان خان کو امیدوار بنایا ہے، جبکہ اپوزیشن مہاشیوسینا) ادھوٹھاکرے (نے ہارون خان کو اپنی فہرست میں شامل کیا ہے۔ اورنگ آباد میں سماج وادی پارٹی سے ڈاکٹر عبدالغفار قادری انتخاب لڑ رہے ہیں، ان کے علاوہ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کی جانب سے اورنگ آباد کے سابق رکن پارلیمنٹ امتیاز جلیل، پرکاش امبیڈکر کی پارٹی ونچت بہوجن اگھاڑی سے جاوید قریشی اور افسر خان، اور بطور آزاد امیدوار محمد ہشام عثمانی بھی میدان میں ہیں۔ اسی طرح مالیگاوں سے مفتی اسماعیل انتخابی میدان میں ہیں۔ نیز ممبئ کی کالینہ حلقہ انتخاب سے مولانا لقمان ندوی، پرکاش امبیڑکر کے سیاسی محاز ونچت بہوجن اگھاڑی سے قسمت آزمارہے ہیں۔ اورنگ آباد مغربی حلقہ انتخاب میں جہاں مسلم رائے دہندگان کی بڑی اور قابل لحاظ تعداد ہے ،اور اگر وہ متحد ہوکر کسی ایک امیدوار کے حق میں ووٹ دیتے ہیں تو یہاں کی نشست پر مسلم امیدوار کی کامیابی کے روشن امکانات ہیں۔ تاہم، پارلیمانی الیکشن ہارنے کے بعد امتیاز کا اسمبلی کا الیکشن لڑنے کا فیصلہ اورنگ آباد میں نہ صرف موضوع بحث بنا ہے، بلکہ انکی اپنی پارٹی ایم آئی ایم میں انتشار اور پھوٹ کا باعث بھی بن گیا ہے۔ برسوں سے ایم آئی ایم سے وابستہ رہنے والے اہم لیڈران اور ورکرس یہ سوال اٹھاتے ہوئے کہ ہر بار اور ہر جگہ امتیاز جلیل ہی کیوں؟ بانگ دہل پارٹی سے بغاوت پر اتر آئے ہیں اور وہ ڈاکٹر عبدالغفار قادری کی حمایت میں بیانات دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ مزید براں، ہندوستان کے مشہور عالم دین اور مسلم پرسنل لابوڈ کے رکن مولانا سجاد نعمانی نے مہاراشٹر کے 288 امیدواروں میں سے 269 امیدواروں کو اپنی حمایت (اپنی ذاتی رائے کے بطور) کا اعلان کیا ہے اس میں صرف 23 مسلم امیدوار ہیں اور ڈاکٹر عبدالغفار قادری انکی فہرست میں شامل ہے۔ واضح رہے کہ مولانا سجاد نعمانی نے اپنی حمایت کے لیے جو بنیاد قائم کی ہے وہ یہ ہے کہ ریاست مہاراشٹر میں فرقہ پرست طاقتوں کو شکست دی جاسکے۔ اسی کے تحت جس نشست سے جو امیدوار فرقہ پرست طاقتوں کو شکست دے سکتا ہے، اسے منتخب کیا جائے، چنانچہ اسی کے تحت انھوں نے پورے مہاراشٹر میں صرف 23 مسلم امیدواروں کا انتخاب کیا اور باقی جن دوسرے غیر مسلم امیدواروں تائید وحمایت کا اعلان کیا ان میں 170 مراٹھا اور او بی سی ، 53 پسماندہ طبقات اور 40 دیگر امیدوار شامل ہیں۔ یہاں یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس کے لیے انھوں نے صرف کسی پارٹی مخصوص کی یا کسی اتحاد کی حمایت نہیں کی۔ انھوں نے بشمول آزاد امیدوار، کئی پارٹیوں کے امیدواروں کو الگ الگ جگہ پر حمایت دی ہے، انکی فہرست میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین اور دوسری کئی پارٹیوں کے امیدوار بھی شامل ہیں۔ اورنگ آباد مغربی حلقہ جہاں سے جہاں ایک مسلم امیدوار با آسانی منتخب ہوسکتا ہے یہاں دو قدآور مسلم امیدوارں کے بیچ انتخابی جنگ نے اس امکان کو بڑی حد تک کم کردیا ہے۔ گو کہ یہاں ڈاکٹر عبدالغفار قادری کو مولانا سجاد نعمانی کے ساتھ ساتھ اورنگ آباد شہر کے بااثر اور معزز علماء کا ساتھ حاصل ہے، تاہم، دوسری طرف امتیاز جلیل کو بھی علماء بورڈ (رجسٹرڈ) حمایت حاصل ہے۔ علاوہ ازیں یہاں سے ونچت بہوجن اگھاڑی سے افسر خان بھی امیدوار ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر اب یہ 23 نومبر کو ہی پتہ چلے گا کہ مولانا سجاد نعمانی کی رائے کو مسلم رائے دہندگان نے بالخصوص اور دیگر سیکولر ووٹرس نے کتنی اہمیت دی ہے۔ ممبئ کے مانخورد شیواجی نگر اسمبلی حلقہ، جو ایک مسلم اکثریتی علاقہ ہے۔ یہاں بھی دو بڑے مسلم قائدین اور دیرینہ حریف ابو عاصم اعظمی اور نواب ملک آمنے سامنے ہیں۔ اس سیٹ سے تین بار ایم ایل اے رہنے والے اعظمی کی نظر سماج وادی پارٹی کے ٹکٹ پر لگاتار چوتھی بار جیتنے پر ہے، جبکہ نواب ملک جبکہ نیشنلیسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار) سے میدارن میں ہیں۔ ایک بات تو طئے شدہ ہے کہ اس بار اسمبلی میں ان میں سے کوئی ایک لیڈر نہں رہے گا۔ یا پھر ان کے بیچ کی لڑائی میں کوئی تیسرا فریق بازی مار لے۔ اور مہاراشٹر کے مسلمان ان دو بڑے اور اہم قائدین کو اسمبلی میں نہ دیکھ پائیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اس انتخاب میں جہاں ایک طرف مجرمانہ ریکارڈ رکھنے والے امیدوار ہیں، اسی طرح بعض صاف ستھرے اور باکردار امیدوار بھی ہیں۔ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں جہاں سیاسی شخصیات مختلف سیاسی پارٹیوں سے قسمت آزمائی کررہی ہے وہیں مذہبی شخصیات بھی انتخابی دنگل میں میں اپنا زور لگارہی ہیں۔ ان میں تین عالم دین بھی شامل ہے جو مختلف سیاسی پارٹیوں کے ٹکٹ پر چناو لڑ رہے ہیں ۔ جن میں مالیگاوں سے مفتی اسماعیل قاسمی، جو آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے رکن اسمبلی اور دیوبند سے فارغ تحصیل ہیں۔ مفتی محمد اسمٰعیل قاسمی دیوبند سے فارغ اور مالیگاؤں کی جامع مسجد کے خطیب وامام ہیں نیز لشکر والی عیدگاہ کے تاحیات امام اور دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کے رکن و رابطہ مدارس اسلامیہ مہاراشٹر کے صدر بھی ہیں۔ عیاں رہے کہ مالیگاوں سب سے زیادہ مسلم ووٹرس والا حلقہ ہے۔ اسی طرح ممبئ کی کالینہ حلقہ انتخاب سے لقمان ندوی ندوۃ العماء سے حافظ اور عالم ہے وہ پرکاش امبیڑ کر کے سیاسی محاز ونچت بہوجن اگھاڑی سے قسمت آزمائی کررہے ہیں، اس سے قبل وہ ایم آئی ایم کے ترجمان تھے پارٹی چھوڑ کر وہ ونچت بہوجن اگھاڑی کے ٹکٹ سے چناو لڑ رہے ہیں۔ اس علاقے میں مسلم ووٹ فیصلہ کن ہے مولانا لقمان ندوی عالم ہونے کے ساتھ ساتھ پولیٹیکل سائنس میں ماسٹر ڈگری (ایم اے) رکھتے ہںں۔ ان کے علاوہ مولانا رحمت اللہ امراوتی حلقے سے آزاد امیدوار ہے، بتادیں کی یہاں مسلم ووٹ چالیس فیصد سے زائد ہیں۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اردو، فارسی کلاسز کی اسناد تقسیم

نئی دہلی: 18/نومبر: غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اردو، فارسی کلاسز سیشن مئی تا جون 2024 کا بیچ 31/ اکتوبر کو مکمل ہوا۔ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کے لیے تقسیم اسناد کا پروگرام ایوان غالب میں 18/ نومبر کو 3 بجے سہ پہر منعقد کیا گیا۔ اس جلسے کی صدارت غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی نے کی۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ عالمی سمینار کا بھی اہتمام کرتا ہے جس سے وہ لوگ استفادہ کرتے ہیں جو اعلیٰ تعلیم سے وابستہ ہیں لیکن بنیادی تعلیم کے لیے بھی یہ ادارہ عملی اقدام کرتا ہے جس کے گواہ آپ سب حضرات ہیں۔ مجھے خوشی ہوتی ہے جب دیکھتا ہوں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ یہاں کے آن لائن کلاسز سے وابستہ ہیں۔ ہمالیہ ڈرگس گروپ کے چیئرمین جناب سید فاروق صاحب نے اس اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ زبان قدرت کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے اسے معمولی سمجھنا بڑی غلطی ہوگی۔ ایک ہی لفظ کی ادئگی سے آپ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ بات کرنے والا کس قسم کے معاشرے سے تعلق رکھتا ہے۔ جن بچوں نے کامیابی حاصل کی انھیں میں مبارکباد دیتا ہوں اور جو اس بار کامیاب نہیں ہو سکے مجھے امید ہے کہ وہ آئندہ نمایاں کامیابی حاصل کریں گے۔ این۔آئی۔او۔ایس کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر شعیب رضا خاں وارثی نے اس پروگرام میں بطور مہمان اعزازی شرکت کی۔ انھوں نے کہا کہ میں غالب انسٹی ٹیوٹ اپنی طالب علمی کے زمانے سے آتا رہا ہوں۔ اس ادارے نے تن تنہا اردو کی جو خدمت انجام دی ہے وہ قابل رشک ہے۔ بنیادی تعلیم کی خدمت بھی اس ادارے کے پیش نظر ہے یہ امر قابل مبارکباد ہے۔ بنیادی تعلیم کے بغیر اعلیٰ تعلیم کا کوئی تصور ممکن ہی نہیں ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا کہ آن لائن کلاسز کا سلسلہ کووڈ کے زمانے میں شروع ہوا تھا اور ہمیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ بیماری کے خاتمے کے بعد بھی یہ سلسلہ اتنی کامیابی کے ساتھ جاری رہے گا۔ لیکن آج مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ ساری دنیا سے طلبا اس آن لائن کلاس کا حصہ بنتے ہیں اور اپنے بہتر تاثرات سے ہمیں نوازتے ہیں۔ اردو فارسی کلاس کے استاد جناب طاہر الحسن نے کہا کہ میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی کوتاہی نہ رہنے پائے، لیکن اگر کوئی کمی میری جانب سے رہ گئی ہو تو طلبا مجھے اس جانب متوجہ کریں تاکہ آئندہ اس کمی کو دور کیا جا سکے۔ کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کو سرٹیفکٹ تقسیم کیے گئے اور پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو بالترتیب تین ہزار، دو ہزار اور ایک ہزار روپے، سرٹیفکٹ اور مومنٹو پیش کیا گیا۔ انعام حاصل کرنے والے طلبا کے نام اس طرح ہیں: ڈاکٹر انوراگ پرساد، جناب پرکاش دیلش پانڈے (اردو پہلی پوزیشن)، محترمہ سوہا بترا (اردو دوسری پوزیشن)، جناب گرمیت سنگھ چانا (اردو تیسری پوزیشن)، محترمہ دیپابالا سبرانیم (فارسی پہلی پوزیشن)، محترمہ مریم (فارسی دوسری پوزیشن)، محترمہ لبیقہ اشرف (فارسی تیسری پوزیشن)۔ اس موقع پر طاہر الحسن صاحب کی کتاب 'نورنگ اردو' اور جناب گرمیت سنگھ چانا کی کتاب Tamarind کی رسم اجرا عمل میں آئی۔

عوام الناس کیلئے اہم اعلان

اپنا نام ووٹر لسٹ میں تلاش کرنے کا آسان طریقہ

ودھان سبھا انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق ایک اہم جمہوری حق ہے جو ہمیں اپنی پسندیدہ قیادت کو منتخب کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ لہذا، اس بات کو یقینی بنانا نہایت ضروری ہے کہ آپ کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہے۔ اب آپ اپنا نام ووٹر لسٹ میں با آسانی چیک کر سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ایک آن لائن پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جہاں آپ چند آسان مراحل میں اپنی معلومات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ درج ذیل ویب سائٹ پر جا کر اپنا نام تلاش کریں۔ https://electoralsearch.eci.gov.in/ دی گئی لنک پر کلک کریں، جو آپ کو الیکشن کمیشن کی سرکاری ویب سائٹ پر لے جائے گی۔ ویب سائٹ پر پہنچنے کے بعد Search by Details کے آپشن کو منتخب کریں اور اپنا نام، والد یا شوہر کا نام، عمر، اور ریاست کی معلومات فراہم کریں۔ اگر آپ کے پاس ای پی آئی سی نمبر (یعنی الیکشن کارڈ نمبر) موجود ہے، تو اسے استعمال کرتے ہوئے آپ جلدی اور درستگی کے ساتھ اپنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ تمام معلومات فراہم کرنے کے بعد تلاش کا بٹن دبائیں۔ چند لمحوں میں آپ کے نام کے متعلق معلومات سامنے آ جائیں گی۔ یہ پیغام عوام الناس کی آگاہی اور سہولت کے لئے ہے۔ اپنے قریبی عزیزوں اور دوستوں کو بھی اس بارے میں آگاہ کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ووٹنگ کا حق استعمال کر سکیں اور جمہوری عمل میں شامل ہو سکیں۔ ووٹ دینا ہمارا شرعی اور دستوری حق ہے، اسے استعمال کریں!

مانو میں ڈیجیٹل سیکیورٹی پر ورکشاپ کا انعقاد

حیدرآباد، 18 نومبر (پریس نوٹ): مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) کے شعبہ ماس کمیونیکیشن نے سافٹ ویئر فریڈم لا سینٹر (SFLC.in) کے تعاون سے "ڈیجیٹل سیکیورٹی لرننگ" پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ سید حامد لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ اس ورکشاپ کا مقصد شرکاء کو آن لائن تحفظ کے حوالے سے آگاہی فراہم کرنا اور ان کی ڈیجیٹل حفاظت کے لئے ضروری ہدایات دینا تھا۔ ورکشاپ کی رہنمائی SFLC.in کے ماہرین جناب سید ہارون اور مسٹر وگنیش نے کی۔ جناب سید ہارون نے ڈیٹا سیکیورٹی سے متعلق قانونی پہلوؤں پر بات کرتے ہوئے ڈیٹا کی چوری، پرائیویسی کے حقوق، پولس تلاشی اور الیکٹرانک ڈیوائسز کو قبضے میں لینے کے قوانین پر روشنی ڈالی گئی۔ انہوں نے ڈیٹا کے تحفظ کے قوانین کی اہمیت کو اجاگر کیا اور بتایا کہ یہ قوانین صارفین کو سائبر خطرات سے کیسے محفوظ رکھتے ہیں۔ مسٹر وگنیش نے ڈیجیٹل حفاظت کے تکنیکی پہلوؤں پر گفتگو کی۔ انہوں نے ڈیٹا پروفائلنگ، جس کے تحت ذاتی ڈیٹا کو جمع اور تجزیہ کرکے مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، کی وضاحت کی۔ انہوں نے تھریٹ ماڈلنگ، انکرپشن، اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو محفوظ بنانے کے بارے میں عملی مشورے دیے۔ اس کے علاوہ، انہوں نے اسپائی ویئر اور اسٹاک ویئر جیسے خطرات سے بچاؤ کے طریقے بھی بتائے اور شرکاء کو آن لائن سیکیورٹی مضبوط کرنے کے لئے مفید تجاویز فراہم کیں۔ ورکشاپ کی صدارت پروفیسر محمد فریاد، سربراہ شعبہ ماس کمیونیکیشن نے کی۔ اپنے اختتامی کلمات میں پروفیسر فریاد نے ایسے پروگراموں کی اہمیت کو اجاگر کیا اور طلباء اور فیکلٹی کو سائبر دنیا میں بڑھتے ہوئے خطرات کے حوالے سے آگاہی فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ "سائبر سیکیورٹی اجتماعی ذمہ داری ہے، اور ایسی ورکشاپس افراد کو ڈیجیٹل دور کے چیلنجز کے لیے تیار کرنے کے لیے ضروری ہیں۔" پروفیسر محمد فریاد نے مزید کہا کہ آج کے دور میں جس طرح سائبر خطرات اور ڈیٹا چوری کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے، اس ورکشاپ نے آن لائن تحفظ کے لئے قانونی آگاہی اور تکنیکی مہارت کے امتزاج کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مانو اور SFLC.in کے درمیان اس تعاون نے یونیورسٹی کی ڈیجیٹل خواندگی اور حفاظتی آگاہی کو فروغ دینے کا کام کیا ہے۔ ورکشاپ کا اختتام مستقبل میں مزید ایسے پروگراموں کے انعقاد کے عزم کے ساتھ ہوا، تاکہ ڈیجیٹل دنیا میں آگاہی اور تیاری کو مزید تقویت دی جا سکے۔ طلباء اور فیکلٹی نے ماہرین سے سوالات بھی کیے۔ شرکاء نے ان سیشنز میں فراہم کردہ مفید رہنمائی اور عملی تجاویز کو سراہا۔

حقیقی دنیا کے مسائل کے حل کے لیے جدت لائیں

جیش رنجن کی ڈیجیٹل سٹیزن سمٹ 2024 میں گفتگو

حیدرآباد، 18 نومبر (پریس نوٹ) "ٹیکنالوجی کو حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ ٹیکنالوجی انٹرپرائزس کو اپنی ڈیجیٹل ایجادات پہلے میدان میں آزمانا چاہیے اور مقامی کمیونٹیز سے رائے حاصل کرنی چاہیے، اور اس کے بعد پالیسی سازوں سے بڑے پیمانے پر عمل درآمد کے لیے مشورہ کرنا چاہیے" ان خیالات کا اظہار جناب جیش رنجن، آئی اے ایس، وزیر برائے آئی ٹی اور الیکٹرانکس، تلنگانہ حکومت نے 6 ویں ڈیجیٹل سٹیزن سمٹ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے معاشرتی چیلنجوں کو موثر طریقے سے حل پر زور دیا۔ ڈیجیٹل ایمپاورمنٹ فاؤنڈیشن نے تلنگانہ حکومت کے تعاون سے اس پروگرام کو منعقد کیا۔ ڈاکٹر کے ایم ضیاالدین، صدر شعبہ سوشیالوجی کے بموجب 15 اور 16 نومبر کو حیدرآباد کے ٹی ہب میں منعقدہ سمٹ میں 600,1 سے زائد شرکاء نے شرکت کی۔ سمٹ کا عنوان "الگورِدم، اے آئی، اور احتساب" تھا۔ جناب اسامہ منصور، ڈیجیٹل انڈیا فاؤنڈیشن کے بانی اور ڈائریکٹر نے سمٹ کا افتتاح کیا، جس میں ماہرین، پالیسی سازوں، محققین اور مقامی رہنماؤں نے حصہ لیا۔ مسٹر انجنا دیوکر، ڈائریکٹر، سینٹر فار ڈویلپمنٹ پالیسی اینڈ پریکٹس نے ایک اہم سیشن میں جنوبی ایشیا میں اے آئی کی اخلاقی اثرات پر گفتگو کی گئی۔ پروفیسر امیر اللہ خان نے ڈیجیٹل حقوق تک رسائی کے لیے کمیونٹیز کی تعمیر پر روشنی ڈالی، جس میں دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل نیٹ ورک کو پھیلانے اور اخراجات کو کم کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ علم کے شراک کے سلسلے میں نالیج پارٹنر کے طور پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیور کے سوشیالوجی شعبے نے حیدرآباد یونیورسٹی اور ٹرپل آئی ٹی حیدرآباد کے ساتھ مل کر فعال طور پر شراکت داری کی۔ شعبے کے اساتذہ، ڈاکٹر بیبیکا نندانا یک، ڈاکٹر سعید میو، ڈاکٹر ہلال احمد، نیز پی ایچ ڈی اسکالرز اور ماسٹرز کے طلباء اور دیگر شعبوں کے طلباء نے پروگرام میں شرکت کی۔ سمٹ نے تمام شرکاء کو ایک ایسا سماج بنانے کے لیے متحرک کر دیا جہاں ٹیکنالوجی کے فرق کو ختم کرے اور کمیونٹیوں کو طاقتور بنائے۔

جنوبی وزیرستان میں دھماکے میں جے یو آئی (ف) کا مقامی رہنما ہلاک

جنوبی وزیرستان۔ 18/نومبر۔ایم این این۔ ضلع زیریں جنوبی وزیرستان کے اعظم ورسک مارکیٹ میں اتوار کو دھماکے کے نتیجے میں جے یو آئی (ف) کا مقامی رہنما جاں بحق اور 5 زخمی ہوگئے۔ پولیس حکام کے مطابق ریموٹ کنٹرول بم دھماکا شام 5 بجے اس وقت ہوا جب نمازی مولانا شہزادہ وزیر نماز کے بعد اپنی مسجد سے نکل رہے تھے۔ وہ حملے میں بچ گئے اور زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ دیگر زخمیوں کی شناخت صدام، شاہ حسین، نور حسین اور زین اللہ کے نام سے ہوئی۔ جاں بحق ہونے والے جے یو آئی (ف) کے رہنما کی شناخت مفتی اعجاز الحق کے نام سے ہوئی ہے۔ زخمیوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وانا میں طبی امداد دی گئی جہاں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی۔ زخمیوں میں سے دو کو مزید علاج کے لیے تشویشناک حالت میں ڈیرہ اسماعیل خان منتقل کر دیا گیا۔ اعظم ورسک پولیس کے ایس ایچ او عثمان وزیر نے بتایا کہ نامعلوم افراد نے دھماکہ خیز مواد مسجد کے قریب نصب کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا وزیر نشانہ تھے۔ مقامی وزیر قبائل نے اس حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے گہرے افسوس اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ یہ اتنے دنوں میں دوسرا حملہ ہے جس میں کسی سیاسی رہنما کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ جمعرات کو باجوڑ کی تحصیل خار میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے جماعت اسلامی (جے آئی (کے مقامی شعبہ کے جنرل سیکرٹری محمد حامد صوفی جاں بحق ہو گئے۔ مقتول شام کی نماز کے بعد گھر جا رہا تھا کہ موٹر سائیکل پر سوار نامعلوم حملہ آوروں نے اس پر حملہ کر دیا۔ 50 سالہ شخص متعدد گولیاں لگنے کے بعد شدید زخمی ہو گیا تھا اور اسے مقامی لوگوں نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال خار پہنچایا جہاں وہ دم توڑ گیا۔ خیبر پختونخوا کے تین ضم ہونے والے اضلاع بشمول جنوبی وزیرستان لوئر، جنوبی وزیرستان اپر اور شمالی وزیرستان میں امن و امان کی صورتحال گزشتہ ایک سال سے ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے مقامی وزیر، محسود، داوڑ، دوتانی اور سلیمان خیل قبائل خوف کی حالت میں ہیں۔ قبائل نے مطالبہ کیا کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں زیریں جنوبی وزیرستان میں امن کے قیام کے لیے فوری اقدامات کریں۔

ورلڈ اینتھروپولوجی یونین کانگریس 2024 میں

مانو کے شعبہ سماجیات کا سیاحت اور ثقافتی تحفظ پر راؤنڈ ٹیبل پینل پیش

حیدرآباد، 18 نومبر (پریس نوٹ) ورلڈ اینتھروپولوجی یونین کانگریس، جو 11 سے 15 نومبر 2024 تک جوہانسبرگ، جنوبی افریقہ میں منعقد ہوئی، میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سماجیات نے "سیاحت اور ثقافتی تحفظ: ہم آہنگی اور چیلنجز" کے عنوان سے ایک راؤنڈ ٹیبل پینل پیش کیا۔ اس پینل میں دنیا بھر میں سیاحت کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے تناظر میں ثقافتی تحفظ اور پائیدار ترقی پر علمی تبادلہ خیال کیا گیا۔ پینل کے کنوینر اور ماڈریٹر، شعبہ سماجیات کے ڈاکٹر ہلال احمد وار تھے، اور اس میں پینلسٹس کے طور پر ہندوستان اور بیرون ملک کے ماہرین شامل تھے۔ پینلسٹس میں پروفیسر پی ایچ محمد (مانو)، ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین (مانو)، ڈاکٹر سونیتا ریڈی (جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی)، اور پروفیسر بریجہ شریفہ (یونیورسٹی آف اوران 2، الجزائر) شامل تھے۔ پینل میں شرکاء نے سیاحت اور ثقافتی تحفظ پر اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ آن لائن اور آف لائن طرز پر منعقدہ اس پینل میں چار اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی، جن میں ثقافت کی تجارتی نوعیت، سیاحت میں کمیونٹی کی شرکت، مقامی ثقافتوں پر عالمگیریت کے اثرات، اور سیاحت کے ذریعے ثقافتی ماحول کی تشکیل نو شامل تھے۔ پروفیسر پی ایچ محمد نے بتایا کہ سیاحت اکثر ثقافت کو تجارتی شکل دے دیتی ہے، جس میں مقامی روایات کو سیاحوں کی توقعات کے مطابق تبدیل کر دیا جاتا ہے، جو ان کے اصل مفہوم کو کمزور کر دیتا ہے۔ انہوں نے ثقافتی سالمیت کو برقرار رکھنے اور سیاحت سے حاصل ہونے والے اقتصادی فوائد کے درمیان توازن کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین نے کمیونٹی پر مبنی سیاحت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بھارت کے قبائلی علاقوں کے کیس اسٹڈیز کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے بتایا کہ جب مقامی کمیونٹیز سیاحت کی منصوبہ بندی اور انتظام میں فعال طور پر شامل ہوتی ہیں، تو وہ اپنے ثقافتی ورثے کو بہتر طور پر محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ انہوں نے یہ دلیل دی کہ صحیح طریقے سے منظم سیاحت ثقافتی تحفظ کا ایک موثر ذریعہ بن سکتی ہے، نہ کہ استحصال کا۔ ڈاکٹر سونیتا ریڈی نے صحت اور تندرستی کے تناظر میں سیاحت کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر بات کی۔ پروفیسر بریجہ شریفہ نے سیاحت کے ثقافتی شناخت پر اثرات پر روشنی ڈالی۔ پینل نے اس بات پر زور دیا کہ اگر سیاحت کو سوچ سمجھ کر فروغ دیا جائے، تو یہ ثقافتی تحفظ، اقتصادی ترقی، اور بین الثقافتی تفہیم کو بڑھانے کے لیے ایک طاقتور آلہ ثابت ہو سکتی ہے۔

امریکی قانون سازوں نے صدر بائیڈن سے پاکستان میں

انسانی حقوق کے بحران پر کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا

واشنگٹن، ڈی سی، 18 نومبر۔ایم این این ۔ایک اہم اقدام میں، امریکی کانگریس کے اراکین کے ایک گروپ نے صدر جوزف آر بائیڈن سے خصوصی قرارداد میں پاکستان میں فروری 2024 کے متنازعہ قومی اسمبلی کے انتخابات کے بعد بڑھتی ہوئی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے درمیان پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسی کا از سرنو جائزہ لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں، انتخابی دھاندلی اور حزب اختلاف کی جماعت پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی (پر ریاستی دباؤ کے الزامات کی وجہ سے ہونے والے انتخابات کی بین الاقوامی سطح پر مذمت ہوئی ہے۔ کامن ویلتھ آبزرور گروپ اور یوروپی یونین جیسے مبصر اداروں کی رپورٹوں میں انتخابات کی سالمیت کے بارے میں سنگین خدشات کو دستاویز کیا گیا ہے۔ تاہم، مبینہ طور پر ان رپورٹس کو پاکستانی حکام نے عوام سے روک دیا تھا، جس سے شفافیت اور احتساب پر سوالات اٹھتے تھے۔ اس کے بعد سے پاکستان میں سیاسی اور شہری حقوق کا ماحول خراب ہوگیا ہے۔ حکام نے اختلاف رائے کے خلاف ایک وسیع کریک ڈاؤن شروع کیا ہے، جس میں بڑے پیمانے پر گرفتاریاں، من مانی حراست، اور انٹرنیٹ سنسرشپ جیسے حربے استعمال کیے گئے ہیں۔ سوشل میڈیا تک رسائی کو سختی سے محدود کر دیا گیا ہے، جس سے اظہار رائے کی آزادی کا گلا گھونٹ رہا ہے اور آمریت کی طرف بڑھنے کا اشارہ ہے۔ پاکستان کی سیاست کی انتہائی بااثر شخصیت سابق وزیراعظم عمران خان کی نظربندی انسانی حقوق کی بحث میں ایک فلیش پوائنٹ بن گئی ہے۔ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں جیسے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ساتھ صوابدیدی حراست سے متعلق اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ نے خان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ان اپیلوں کے باوجود، خان، پی ٹی آئی کے دیگر سینئر عہدیداروں جیسے یاسمین راشد اور شاہ محمود قریشی کے ساتھ، ایک سال سے زیادہ عرصے سے بغیر مناسب قانونی طریقہ کار کے قید ہیں۔ کانگریس کے ارکان نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ موجودہ امریکی سفارتی کوششوں نے ان پیش رفتوں کو مناسب طریقے سے حل نہیں کیا ہے۔ اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے نے ابتدا میں نئی حکومت کی قانونی حیثیت کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا تھا، لیکن اس کے بعد کے اقدامات کو ناکافی قرار دیا گیا ہے۔ دستخط کنندگان نے صدر بائیڈن پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ایمبیسڈر بلوم کے تحت سفارت خانہ پاکستان میں انسانی حقوق کے حامیوں اور سیاسی اپوزیشن کی حمایت کے لیے فیصلہ کن اقدامات کرے۔ خط میں اس بات پر زور دیا گیا کہ سفیر بلوم کی آئندہ رخصتی جمہوری اقدار اور انسانی حقوق کے لیے امریکی عزم کو تقویت دینے کا ایک اہم موقع فراہم کرتی ہے۔ قانون سازوں نے خان سمیت سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی اور پاکستانی سول سوسائٹی اور تارکین وطن کے ساتھ سفارتی روابط بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ خط میں کہا گیا کہ ''امریکہ کو پاکستان میں جمہوری اصولوں اور انسانی حقوق کے لیے آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔'' ''ہماری مصروفیت صرف پالیسی کے بارے میں نہیں ہے بلکہ ان افراد کے بنیادی حقوق کے لیے کھڑے ہونے کے بارے میں ہے جو جبر کا سامنا کر رہے ہیں۔'' کانگریس کے نمائندوں کے کراس سیکشن کے دستخط شدہ خط، اس مسئلے کی فوری ضرورت اور امریکی قیادت کی ضرورت پر وسیع اتفاق رائے کی نمائندگی کرتا ہے۔ جیسے جیسے پاکستان میں حالات کھلتے جا رہے ہیں، اب تمام نظریں وائٹ ہاؤس پر لگی ہوئی ہیں کہ وہ دو طرفہ کارروائی کے مطالبے کا کیا جواب دے گا۔

اقوام متحدہ نے افغانستان میں 35 لاکھ خواتین کے لیے جان بچانے والی امداد کا اعلان کیا

کابل۔ 18/نومبر۔ایم این این۔اقوام متحدہ کے پاپولیشن فنڈ (یو این ایف پی اے) نے افغانستان میں 5.3 ملین ماؤں اور حاملہ خواتین کو اہم امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ کوششیں اس سال جنوری اور اکتوبر کے درمیان یو ایس بیورو آف پاپولیشن، ریفیوجیز اور مائیگریشن کے تعاون سے کی گئیں۔ اتوار، 17 نومبر کو، یو این ایف پی اے نے کہا کہ افغانستان میں حاملہ خواتین اور نئی ماؤں کو ملک میں جاری بحران کی وجہ سے بہت زیادہ خطرات اور خطرات کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسی کا یہ اعلان تشویشناک اعداد و شمار کے درمیان سامنے آیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں ہر دو گھنٹے بعد ایک ماں کی موت قابل علاج پیچیدگیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یوروپی یونین نے اطلاع دی ہے کہ ملک میں 90 فیصد خواتین ضروری صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی سے محروم ہیں۔ افغانستان میں اس وقت عالمی سطح پر ماں اور بچوں کی اموات کی شرح سب سے زیادہ ہے، جو اس کے صحت کی دیکھ بھال کے نظام کی سنگین حالت اور مسلسل انسانی امداد کی فوری ضرورت پر زور دیتا ہے۔ افغانستان میں خواتین اور لڑکیوں پر جاری پابندیوں، جن میں تعلیم اور ملازمت پر پابندی بھی شامل ہے، نے ان کے خطرے کو مزید بڑھا دیا ہے۔ ان اقدامات نے خواتین کی صحت کی دیکھ بھال تک رسائی اور گھریلو آمدنی میں حصہ ڈالنے کی صلاحیت کو بھی روکا ہے۔ افغانستان میں غربت ایک اہم چیلنج بنی ہوئی ہے، جہاں لاکھوں افراد کو خوراک کی عدم تحفظ اور محدود وسائل کا سامنا ہے، جو انسانی بحران کو مزید پیچیدہ بنا رہا ہے۔ خواتین اور بچے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے گروہوں میں شامل ہیں، جو بگڑتے ہوئے سماجی و اقتصادی حالات کا شکار ہیں۔ افغانستان میں انسانی بحران خواتین اور لڑکیوں پر نظامی پابندیوں سے گہرا اجڑا ہوا ہے۔ تعلیم اور روزگار کے مواقع تک رسائی حاصل کرنے میں ناکامی انہیں غربت اور صحت کے خطرات سے زیادہ خطرے میں ڈال دیتی ہے، جس سے انحصار اور مصائب کا ایک چکر پیدا ہوتا ہے۔

انتخابات کی ڈیوٹی پر تعیناتی: چند اسکولوں میں محدود تعطیل کا اعلان

18 اور 19 نومبر کو صرف عملہ کی غیر موجودگی والے اسکول بند، باقی اسکول معمول کے مطابق کھلیں گے

تھانے: 18/نومبر (آفتاب شیخ) مہاراشٹر حکومت نے 18 اور 19 نومبر 2024 کو ہونے والے اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں واضح کیا ہے کہ ان دنوں کسی عام یا سرکاری تعطیل کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم، وہ اسکول جہاں کے تمام اساتذہ اور تدریسی عملہ انتخابی ڈیوٹی پر تعینات ہوں گے اور کوئی بھی تدریسی سرگرمی ممکن نہ ہوگی، وہاں کے سربراہان (پرنسپل) کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مقامی سطح پر ان دنوں کے لیے تعطیل کا اعلان کریں۔ ریاستی تعلیم کمشنر سورج مانڈھرے (آئی اے ایس) نے وضاحت کی ہے کہ یہ کوئی سرکاری یا عام تعطیل نہیں ہے بلکہ صرف اُن اسکولوں کے لیے ایک مخصوص ہدایت ہے جہاں تدریسی عملہ مکمل طور پر غیر موجود ہوگا۔ باقی تمام اسکول معمول کے مطابق کھلے رہیں گے اور تدریسی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔ کمشنر نے ہدایت کی ہے کہ ایسے اسکول جہاں تدریسی عملہ کی مکمل غیر موجودگی کے باعث بچوں کی تعلیم متاثر ہو سکتی ہے، وہاں کے پرنسپل مقامی سطح پر تعطیل کا اعلان کر سکتے ہیں۔ تاہم، اُن اسکولوں کو معمول کے مطابق چلایا جائے گا جہاں تدریسی عملہ موجود ہوگا۔ اسکول سربراہان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ والدین کو اسکول کے حالات اور تعطیل سے متعلق واضح معلومات فراہم کریں۔ والدین سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے سے قبل متعلقہ اسکول انتظامیہ سے تعطیل کی تصدیق کر لیں۔ جہاں تدریسی عملہ موجود ہوگا، وہاں بچوں کو تعلیم کے تسلسل کے لیے اسکول ضرور بھیجا جائے تاکہ ان کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ تعلیم کمشنر نے تمام اسکول انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ وہ غیر ضروری طور پر اسکول بند نہ رکھیں۔ ریاستی حکومت طلبہ کی تعلیم کو ہر صورت ترجیح دیتی ہے اور انتخابات کے دوران بھی تعلیمی عمل کو جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔ اس اقدام کا مقصد نہ صرف انتخابات کے انعقاد میں معاونت کرنا ہے بلکہ طلبہ کی تعلیمی سرگرمیوں کا تسلسل برقرار رکھنا بھی ہے۔ اسکول انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ عملے کی موجودگی اور تدریسی سرگرمیوں کی صورتحال کے بارے میں بروقت والدین کو آگاہ کریں تاکہ کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچا جا سکے۔ یہ اقدام ریاستی حکومت کے اس عزم کا حصہ ہے کہ جمہوری عمل کے دوران تعلیمی سلسلہ متاثر نہ ہو اور بچوں کے لیے ایک متوازن اور بہتر تعلیمی ماحول فراہم کیا جا سکے۔

کوئٹہ میں 11 سالہ بچے کے اغوا کے خلاف احتجاجی مظاہرہ جاری

کوئٹہ۔ 18/نومبر۔ایم این این۔ پاکستان کے شہر کوئٹہ میں ہفتہ کے روز ایک احتجاج پھوٹ پڑا جب قبائلیوں اور ایک اغوا شدہ 11 سالہ لڑکے کے رشتہ داروں نے کوئٹہ چمن شاہراہ بلاک کر دی، جس سے ٹریفک میں نمایاں خلل پڑا اور افغان ٹرانزٹ ٹریڈ اور امپورٹ ایکسپورٹ کی سرگرمیاں رک گئیں۔ مظاہرین نے لاپتہ لڑکے کو تلاش کرنے میں حکام کی ناکامی سے مایوس ہوکر بلیلی میں پاکستان کسٹمز چیک پوسٹ کے قریب رکاوٹیں کھڑی کر کے گاڑیاں کھڑی کر دیں، جبکہ عسکری پارک کے قریب ایئرپورٹ روڈ پر ٹریفک بلاک کر دی جس سے سینکڑوں گاڑیاں پھنس گئیں۔ یکجہتی کے اظہار میں، بلوچستان جیولرز ایسوسی ایشن کی قیادت میں علاقے میں تمام زیورات کی دکانیں اور مارکیٹیں بند رہیں، کیونکہ لڑکے کے دادا جیولر ہیں۔ احتجاج نے بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے معاملے کو اجاگر کیا، جہاں سیکیورٹی فورسز قانونی شناخت کے بغیر افراد کو حراست میں لے لیتی ہیں، جس سے عوامی تحفظ اور انسانی حقوق کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہؒ کے چار روزہ عرس تقاریب

آج مراسم چراغاں اور محفل مولود شریف

حیدرآباد ۱۸/نومبر۔محمد مظہر الدین صدیقی شریک معتمد کی اطلاع کے بموجب سراج المجذ وبین' صوفیٔ باصفا' قطب وقت حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہؒ کے ۳۸۲ ویں عرس کے ضمن میں آج بروز منگل ۱۶/ رجمادی الاول م ۱۹/نومبر مراسم چراغاں ادا کئے جائیں گے۔ بعد نماز فجر ختم قرآن' محفل درود پاک' پیشکشیٔ چادر گل' ۹ ساعت شب انتظامی کمیٹی درگاہ حضرت ممدوحؒ کی جانب سے مہمانان خصوصی مسرز نقیب ملت عالی جناب بیرسٹر اسد الدین اویسی ایم۔پی وصدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین' حبیب ملت عالی جناب اکبر الدین اویسی صاحب رکن اسمبلی و قائد مقننہ مجلس' عالیجناب مولانا سید احمد پاشاہ قادری صاحب زرین کلاہ سابق رکن اسمبلی ومعتمد عمومی کل ہند مجلس اتحاد المسلمین، عالیجناب جعفر حسین معراج رکن اسمبلی حلقہ یاقوت پورہ، عالیجناب مرزا سلیم بیگ صاحب رکن بلدیہ' عالیجناب صمد بن عبدات صاحب سابق رکن بلدیہ وانچارج شعبہ تنظیم کل ہند مجلس اتحاد المسلمین، عالیجناب محمد عبدالرحمن شاہ صاحب نمائندہ کارپوریٹر' عالیجناب محمد مظفر حسین صاحب رکن بلدیہ' عالیجناب محمد اعظم صاحب رکن بلدیہ' عالیجناب محمد عبدالرحمن صاحب رکن بلدیہ' عالیجناب فہد بن عبدات صاحب رکن بلدیہ اور عالیجناب حفیظ پٹیل نمائندہ کارپوریٹر کی دستار بندی کی جائے گی۔ مولانا حافظ محمد مظفر حسین خاں بندہ نوازی نائب صدر انتظامی کمیٹی سالانہ رپورٹ پیش کریں گے۔ ۱۱ ساعت شب تا نماز فجر محفل مولود شریف کا انعقاد عمل میں آئے گا جماعت حبیب سالم الحبشی (محبوب نگر) کے علاوہ جماعت سبزی منڈی اور جماعت یوسفین نعتیہ و منقبتی قصائد پیش کریں گے۔ کنوینرس جناب الحاج محمد عزیز الرحمن خازن انتظامی کمیٹی اور جناب محمد شمس الدین رکن کمیٹی نے محبان اولیاء سے کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش کی ہے۔

یو کے پی این پی نے PoJK میں چیمپئنز ٹرافی ٹور کی میزبانی کے پی سی بی کے منصوبے کی مذمت کی

برسلز ۔ 18/نومبر۔ ایم این این۔ یونائیٹڈ کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی (یو کے پی این پی) کی خارجہ امور کمیٹی کے صدر جمیل مقصود نے پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کی جانب سے بین الاقوامی ایونٹس کی میزبانی کی کسی بھی کوشش کی سختی سے مخالفت کی۔ مقصود نے چیمپئن ٹرافی کے پاک مقبوضہ جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان میں ٹور کرانے کی تجاویز کو"غیر ذمہ دارانہ" قرار دیتے ہوئے متنبہ کیا کہ یہ صرف سیاسی کشیدگی کو بڑھانے اور پاکستان کے قبضے میں رہنے والے کشمیریوں کے حقوق کو نقصان پہنچانے کا کام کریں گے۔ ایک بیان میں، مقصود نے زور دے کر کہا کہ پاک مقبوضہ جموں و کشمیر، جس میں پاکستان کے زیر قبضہ گلگت بلتستان شامل ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ خطے میں پاکستان کی جاری فوجی موجودگی اور سیاسی انتظامیہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے، جس کے نتیجے میں منظم سیاسی پسماندگی اور مقامی آبادی کے بنیادی حقوق کو دبایا جا رہا ہے۔ مقصود نے کہا کہ "آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کو ان علاقوں میں لانے کی تجویز دے کر، پاکستان نہ صرف بین الاقوامی اصولوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے بلکہ اپنے غیر قانونی قبضے کو جائز بنانے کے لیے کھیلوں کو سیاسی رنگ دینے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "اس طرح کے اقدامات کشمیری عوام کو ان کے بنیادی حقوق اور حق خود ارادیت کی خواہشات سے مزید محروم کر دیتے ہیں۔ مقصود نے اس تجویز پر ہندوستان کے اعتراضات کی بھرپور حمایت کا اظہار کرتے ہوئے بین الاقوامی برادری اور انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) پر زور دیا کہ وہ سیاسی جماعتوں کو تسلیم کریں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ متنازعہ علاقے میں اس طرح کی سرگرمیوں کی اجازت دینے سے پاکستان کے قبضے کو معمول پر لانے اور جموں و کشمیر کے ساتھ انصاف اور دوبارہ اتحاد کے حقیقی مطالبات کو نظر انداز کرنے کا خطرہ ہے، یہ خطہ طویل عرصے سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تحت متنازعہ علاقہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یو کے پی این پی کے رہنما نے پاکستان سے براہ راست اپیل کی، ملک پر زور دیا کہ وہ پاک مقبوضہ جموں و کشمیر سے اپنے فوجی اور سیاسی آلات کو واپس لے کر بین الاقوامی قانون اور کشمیری عوام کی مرضی کا احترام کرے۔ مقصود نے کہا کہ یہ وقت ہے کہ جموں و کشمیر کے لوگوں کو بیرونی مداخلت کے بغیر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے دیں۔ اپنے اختتامی کلمات میں، جمیل نے جموں و کشمیر کو ایک اٹوٹ، جمہوری، اور خود مختار خطہ کے طور پر پرامن اتحاد کے لیے یو کے پی این پی کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے آئی سی سی جیسے بین الاقوامی اداروں پر زور دیا کہ وہ سیاسی پروپیگنڈے کا آلہ بننے سے گریز کریں اور امن، انصاف اور جموں و کشمیر کے لوگوں کے بنیادی حقوق کو فروغ دینے کی کوششوں کی حمایت کریں۔

چین امریکہ کے ساتھ تجارت میں اپنی پسندیدہ ترین قوم کا درجہ کھونے کے ممکنہ اثرات کا اندازہ لگائے گا

بیجنگ۔ 18/نومبر۔ایم این این۔چین کو ممکنہ اقتصادی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا اگر امریکہ اپنے مستقل نارمل تجارتی تعلقات (PNTR) کی حیثیت کو منسوخ کرتا ہے، جسے موسٹ فیورڈ نیشن کا درجہ بھی کہا جاتا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی انتخابی کامیابی کے بعد سے موسٹ فیوریٹ نیشن کا درجہ کھونے کے خدشات بڑھ گئے ہیں، کیونکہ انہوں نے چینی اشیاء پر محصولات کو 60٪ تک بڑھانے کا وعدہ کیا تھا۔ چین کی PNTR حیثیت کو ختم کرنے کے اقدام نے چین کی کمیونسٹ پارٹی کی ہاؤس سلیکٹ کمیٹی کے چیئرمین جان مولینار کے ذریعے تجارتی منصفانہ بحالی کا ایکٹ متعارف کروانے کے ساتھ زور پکڑا۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ 2000 میں چین کو PNTR کا درجہ دینا متوقع لبرلائزیشن اور منصفانہ تجارتی طریقوں کو لانے میں ناکام رہا۔ ریپبلکن سینیٹرز مارکو روبیو، ٹام کاٹن، اور جوش ہولی نے چین کے ساتھ پی این ٹی آر کو ختم کرنے کے لیے قانون سازی کی، اور امریکی وزیر خارجہ کے طور پر روبیو کی نامزدگی اس معاملے کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ روبیو کا خیال ہے کہ چین کو اتحادیوں کی طرح تجارتی فوائد فراہم کرنا ایک تباہ کن فیصلہ تھا، جس کے نتیجے میں تجارتی خسارہ چار گنا بڑھ گیا اور ملازمتوں کا نقصان ہوا۔ شینوان ہونگ یوان سیکیورٹیز کی اقتصادی پیشین گوئیاں اگر کوئی نئی تجارتی جنگ شروع ہوتی ہے تو اہم اثرات کی پیش گوئی کرتے ہیں۔ دیگر درآمدات پر اضافی محصولات کے ساتھ یا اس کے بغیر، چینی سامان پر 60٪ محصولات پر مشتمل منظرنامے، امریکی تجارتی خسارے کو کم کریں گے بلکہ مقامی کھپت اور اقتصادی ترقی کی رفتار کو بھی سست کریں گے۔ موسٹ فیوریٹ نیشن کی حیثیت کو منسوخ کرنے کے چین۔امریکہ تجارتی تعلقات اور عالمی سپلائی چینز کے لیے سنگین نتائج ہوں گے، جو ممکنہ طور پر تجارت میں کمی، چھوٹے کاروباروں کے دیوالیہ پن، اور چینی سامان پر انحصار کرنے والی امریکی کمپنیوں کے لیے رکاوٹوں کا باعث بنیں گے۔

اپنے حقوق کی لڑائی کے لیے تمام ونچیت امیدواروں کو کامیاب کریں

ناندیڑ میں ایڈوکیٹ پرکاش امبیڈکر کی اپیل

ناندیڑ:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) ریاست کی مہایوتی حکومت دوہری معیار والی ہے اور اس نے تحفظات کے مسئلے پر پورے ریاست میں افراتفری مچا رکھی ہے، اس کے ساتھ ہی لوگوں کو خوفزدہ بھی کر دیا ہے، یہ شدید تنقید ونچیت بہوجن اگھاڑی کے قومی صدر ایڈوکیٹ پرکاش امبیڈکر نے کی۔ اس موقع پر انہوں نے کانگریس پر بھی سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''انتخابی دھوکہ دہی میں نہ پھنسیں اور ونچیت بہوجن اگھاڑی کے تمام امیدواروں کو کامیاب کریں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کے ساتھ ساتھ ملک کے او بی سی، ایس سی، ایس ٹی طبقے ریزرویشن کی وجہ سے اُلجھن میں ہیں۔ سپریم کورٹ نے ذات کی بنیاد پر مردم شماری کے بارے میں سوالات اٹھائے تھے، تب اس بارے میں معلومات کیوں نہیں دی گئی؟ اس سوال کو بھی ایڈوکیٹ امبیڈکر نے اٹھایا۔ اس کے علاوہ، او بی سی، ایس سی، ایس ٹی کے تحفظات میں کریمی لیئر کا معاملہ بھی آیا ہے۔ اس سب کو روکنے کے لیے اگر سڑکوں پر لڑائی سے کچھ نہیں ہوگا تو ونچیت بہوجن اگھاڑی کے امیدواروں کو اسمبلی میں بھیجنا ضروری ہے، کیونکہ آئین کے مطابق ہمیں کسی بھی بات سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے 20 نومبر کو گیس سلنڈر کے نشان پر ووٹ ڈال کر ونچیت بہوجن اگھاڑی کے امیدواروں کو اپنے حقوق کی لڑائی لڑنے کے لیے اسمبلی اور پارلیمنٹ میں بھیجیں، یہ اپیل ایڈوکیٹ پرکاش امبیڈکر نے کی۔ اس موقع پر ونچیت بہوجن اگھاڑی کے لوک سبھا ضمنی انتخابات کے امیدوار اویناش بھوسیکر، اسمبلی کے امیدوار فاروق احمد، انجینئر پرشانت انگولے، ڈاکٹر مادھو وبھوتے، شیوا نرنگلے، واگھمارے دیگلورکر، سریش راٹھوڑ، دلیپ راٹھوڑ، ڈاکٹر آملے سمیت ریاستی صدر ریکھا ٹھاکر، او بی سی کے رہنما نوناتھ واگھمارے، الیکشن انسپکٹر بنسوڑے وغیرہ بھی موجود تھے۔ دریں اثناء ونچیت کے لوک سبھا کے امیدوار اویناش بھوسیکر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ناندیڑ ضلع میں اب تک اقربا پروری کی سیاست چل رہی ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ناندیڑ شمال اسمبلی کے امیدوار انجینئر پرشانت انگولے نے بچت گروپ کی خواتین کو دس لاکھ تک سود سے آزاد قرض دینے کی کوشش کرنے کی بات کی۔ ساتھ ہی آنگن واڑی کارکنوں کے لیے تنخواہ کی درجہ بندی لاگو کرنے کے لیے آواز بلند کرنے کی بات کی۔ ان تمام باتوں کے لیے ونچیت کے امیدواروں کو منتخب کرنے کی اپیل کی گئی۔ اس موقع پر فاروق احمد نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

کانگریس نے صرف ووٹوں کا استحصال کیا: ایڈوکیٹ امبیڈکر نے کانگریس پر بھی سخت تنقید کی اور کہا کہ کانگریس نے مسلم سماج کے ساتھ ساتھ بدھ مت کے ماننے والوں کا بھی صرف اپنے مفاد کے لیے استحصال کیا، اور مہایوتی کے ساتھ مل کر جو تحفظات پر افراتفری مچائی، اس کی بھی مذمت کی۔ ان سب دھوکہ دینے والوں کو رد کرنے کا یہی وقت ہے، اور یہ کام ونچیت بہوجن اگھاڑی کے امیدواروں کو منتخب کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔

ناندیڑ: سید معین انتخابی تشہیری مہم کے ضمن میں اختتامی جلسہ سے خطاب کرنے کے بعد محبان مجلس کے درمیان میں

25 سال بعد ایک ہی دن لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کے لیے ناندیڑ ضلع تیار: ضلع کلکٹر

انتخابی مہم کا اختتام؛ بدھ کو ووٹنگ۔ ضلع انتظامیہ کی مکمل تیاری۔ 20 نومبر کو ووٹنگ اور 23 کو ووٹوں کی گنتی

ناندیڑ:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) اگلے بدھ 20 نومبر کو لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی عام انتخابات کے لیے ووٹنگ ہوگی۔ فوراً 23 نومبر کو ووٹوں کی گنتی ہوگی۔ انتظامیہ کی جانب سے انتخابات کے لیے مکمل تیاری کر لی گئی ہے اور منگل کو عملے کو آخری تربیت دے کر پولنگ سامان کے ساتھ پولنگ پارٹیوں کو روانہ کیا جائے گا۔ ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر ابھیجیت راؤت نے تمام ووٹرز سے زیادہ سے زیادہ ووٹنگ میں حصہ لینے کی اپیل کی ہے۔ آج ضلع کلکٹر کے دفتر میں ہونے والی پریس کانفرنس میں انہوں نے ووٹنگ کے دوران کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا، اس کے بارے میں معلومات فراہم کی۔ اس موقع پر ریزیڈنٹ ڈپٹی ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر، ڈپٹی ضلع کلکٹر و الیکشن آفیسر راجکمار مانے وغیرہ موجود تھے۔ انتخابی عمل کو پرامن رکھنے کے لیے ضلع بھر کے تمام انتخابی حلقوں میں احتیاطی اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس کے تحت کسی کو بھی قانون ہاتھ میں نہ لینے دیا جائے گا اور قانون و نظم کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں ہوگی۔ پانچ یا پانچ سے زیادہ افراد کے ایک ساتھ جمع ہونے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ ووٹرز کو ووٹنگ کے دوران متعین طریقہ کار کے مطابق ہی ووٹ دینا ہوگا۔ جو ووٹرز ووٹنگ کے عمل کی تصاویر، ویڈیوز یا ریلز بنائیں گے اور وہ سوشل میڈیا پر شیئر کی جائیں گی، ان کے خلاف عوامی نمائندگی کے قانون 1951 کی دفعہ 128 کے تحت فوراً پولیس کارروائی کی جائے گی۔ ووٹرز کو گمنامی برقرار رکھنا قانون کے تحت لازمی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی شخص نے ووٹنگ مشین کو چوری یا غیر قانونی طور پر پولنگ اسٹیشن سے باہر نکالا یا ایسا کرنے کی کوشش کی، تو اس شخص کو ایک سال کی قید یا 500 روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں مل سکتی ہیں، جیسا کہ عوامی نمائندگی کے قانون 1951 کی دفعہ 61A میں بتایا گیا ہے، اس کا بھی احتیاطاً نوٹس لیا جائے۔

ایک ہی سیاہی میں دوبار ووٹ: آنے والے بدھ 20 نومبر کو لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی عام انتخابات کے لیے ضلع میں صبح 7 سے شام 6 بجے تک ووٹنگ ہوگی۔ انتظامیہ نے ضروری تیاری مکمل کر لی ہے اور اس دوران 27 لاکھ سے زیادہ ووٹرز ووٹ ڈالیں گے۔ ان کے لیے تمام ضروری انتظامات کیے گئے ہیں، جن میں 3088 پولنگ اسٹیشنز شامل ہیں۔ ان تمام اسٹیشنوں پر ضروری سہولت فراہم کی گئی ہے۔ خاص طور پر، ووٹرز کو جلدی ووٹ ڈالنے کے لیے تربیت دینے والے افسران اور عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ اس بار ووٹرز کو ایک نیا تجربہ ہوگا کیونکہ 25 سال بعد ناندیڑ میں ایک ہی سیاہی میں دوبار ووٹ ڈالے جا سکتے ہیں۔ اس لیے شہریوں سے درخواست ہے کہ وہ 20 نومبر کو اپنے قیمتی ووٹ کا استعمال کریں، اس طرح کی اپیل ضلعی کلکٹر ابھیجیت راؤت نے کی۔ اس انتخابات میں 886,15 افسران اور عملہ براہ راست انتخابی عمل کی نگرانی کرے گا، اور 000,8 سیکیورٹی اور پولیس اہلکار تعینات ہوں گے۔

20 نومبر کو عوامی تعطیل: 20 نومبر کو ووٹنگ کے لیے تمام اداروں کو سرکاری تعطیل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، تمام ضروری خدمات میں کام کرنے والے نجی اداروں کے ملازمین کو دو گھنٹے کی تعطیل دینے کے احکام بھی جاری کیے گئے ہیں۔ اس حوالے سے ضلع صنعت کے محکمہ نے تمام ضروری اداروں کو ہدایات دی ہیں۔

48 گھنٹے شراب کی فروخت پر پابندی: آج شام 6 بجے سے لے کر 20 نومبر کی شام 6 بجے تک یا ووٹنگ کے مکمل ہونے تک، پورے ناندیڑ ضلع میں شراب کی فروخت پر پابندی عائد کرنے کے احکام جاری کیے گئے ہیں۔

اسمبلی عام انتخابات 2024

پربھنی ضلع میں دفعہ 163 کا نفاذ

پربھنی:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) اسمبلی عام انتخابات کے اعلان کے بعد سے انتخابی ضابطہ اخلاق نافذ ہو چکا ہے۔ اس کے تحت ضلع پربھنی میں انتخابات کے تمام عمل کو امن و سکون، خوف سے آزاد اور انصاف پر مبنی ماحول میں مکمل کرنے اور قانون و نظم کی صورتحال برقرار رکھنے کے لیے بھارتی شہری تحفظ قانون 2023 کی دفعہ 163 کا نفاذ کیا گیا ہے۔ یہ حکم ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر رگھوناتھ گاوڑے نے جاری کیا ہے۔ اسمبلی عام انتخابات 2024 کے تحت ضلع کے 95-جنتور، 96-پربھنی، 97-گنگاکھیڑ اور 98-پاتھری اسمبلی حلقوں میں 20 نومبر 2024 کو بدھ کے روز صبح 7 سے شام 6 بجے تک ووٹنگ ہوگی۔ اس حوالے سے ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے کی جانب سے حاصل اختیارات کے مطابق ضلع کے چاروں حلقوں کے تمام انتخابی مراکز کے 200 میٹر کے علاقے میں بھارتی شہری تحفظ قانون 2023 کی دفعہ 163 کے تحت پابندیاں لگانے کے احکام دیے گئے ہیں۔ یہ احکام 18 نومبر 2024ء کی شام 6 بجے سے 20 نومبر 2024ء کی رات 12 بجے تک نافذ رہیں گے۔

اس عرصے میں درج ذیل پابندیاں عائد ہوں گی:

غیر قانونی ہجوم جمع کرنے اور عوامی اجتماع کی ممانعت ہے۔ ووٹرز کو فراہم کی جانے والی غیر رسمی شناختی دستاویزات سفید کاغذ پر ہوں گی، اور ان پر کسی بھی قسم کے انتخابی نشان، امیدوار کا نام یا پارٹی کا نشان چھاپنے پر پابندی ہوگی۔ انتخابی مرکز کے 200 میٹر کے دائرے میں انتخابی عملے کے علاوہ دیگر تمام گاڑیوں کی آمد و رفت پر پابندی۔ انتخابی مرکز میں صرف ووٹرز، امیدوار اور ان کے نمائندوں کو داخلے کی اجازت ہوگی، اور دیگر کسی بھی فرد کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ ووٹرز کو رشوت دینا، ووٹرز پر غیر ضروری دباؤ ڈالنا، دھمکیاں دینا یا دھوکہ دہی کرنا ممنوع ہوگا۔ انتخابی مرکز کے 200 میٹر کے علاقے میں انتخابی تشہیر کی اجازت نہیں ہوگی۔ امیدواروں کو ووٹرز کو انتخابی مرکز پر لے جانے کی ممانعت۔ انتخابی مرکز کے اندر انتخابی تشہیر جیسے پوسٹرز، جھنڈے، علامات یا دیگر انتخابی مواد کی نمائش پر پابندی۔ جن افراد کو حکومت کی طرف سے سیکورٹی فراہم کی گئی ہو، ان کے ساتھ ان کے سیکورٹی عملے کو انتخابی مرکز کے 200 میٹر کے علاقے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ انتخابی مرکز کے اندر موبائل فونز، اسمارٹ فونز، وائرلیس سیٹس وغیرہ کی اجازت نہیں ہوگی۔ انتخابی مرکز کے 200 میٹر کے علاقے میں کسی بھی قسم کے آواز بڑھانے والے آلات، اسپیکرز یا میگنفائیڈرز کے استعمال پر پابندی ہوگی۔ کچھ مخصوص گاڑیوں جیسے اسپتال کی ایمبولینس، دودھ گاڑیاں، پانی کے ٹینکرز، انتخابی عملے کی گاڑیاں وغیرہ ان پابندیوں سے مستثنیٰ ہوں گی۔ معذور یا بیمار افراد کو اپنے ذاتی وسائل سے انتخابی مرکز پر جانے کی اجازت ہوگی۔ یہ احکام پربھنی کے 95-جنتور، 96-پربھنی، 97-گنگاکھیڑ، اور 98-پاتھری حلقوں میں 18 نومبر 2024ء کی شام 6 بجے سے 20 نومبر 2024ء کی رات 12 بجے تک نافذ رہیں گے۔ ان احکام کی خلاف ورزی کی صورت میں بھارتی شہری تحفظ قانون 2023ء کی دفعہ 223 کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

انتخابی ضابطہ اخلاق کے دوران 10 کروڑ 14 لاکھ کا مال ضبط

پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کی شاندار کارروائی

ناندیڑ:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی انتخابات کے دوران ضابطہ اخلاق کے تحت ضلع میں مختلف مقامات پر کی جانے والی کارروائیوں میں 10 کروڑ 14 لاکھ 35 ہزار روپے مالیت کی اشیاء ضبط کی گئی ہیں، یہ معلومات ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے ایک پریس کانفرنس میں دی۔ الیکشن کے حوالے سے ضلع میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ضابطہ اخلاق کے دوران مختلف مقامات پر کارروائیاں کی گئیں۔ اس دوران گاڑیوں کی تلاشی کے دوران مختلف اشیاء ضبط کی گئیں۔ ان کارروائیوں میں 539 کیسز غیر قانونی شراب کے، 23 گٹکا کے معاملات، اور آرمز ایکٹ کے تحت 28 مقدمات درج کیے گئے۔ ضبط کی گئی اشیاء میں 5 پستول، 86 زندہ کارتوس، 22 تلواریں، اور 15 بھالے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 1 کروڑ 74 لاکھ 27 ہزار 425 روپے نقد، 72 گاڑیاں، اور 2 موبائل فون بھی ضبط کیے گئے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے یہ تمام تفصیلات فراہم کیں۔ ضابطہ اخلاق کے دوران 1,531 مقامات پر احتیاطی کارروائیاں کی گئیں، 786 افراد کو ضمانتی وارنٹ جاری کیے گئے، اور 766 افراد کو غیر ضمانتی وارنٹ بھیجے گئے۔ ان تلاشیوں کے دوران 10 کروڑ 14 لاکھ 35 ہزار 789 روپے مالیت کی اشیاء ضبط کی گئیں۔ ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں ہر بوتھ پر پولیس کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ انتخابات کو پرامن طریقے سے منعقد کرنے کے لیے سی آر پی ایف اور ایس آر پی ایف کی 10 کمپنیاں ناندیڑ کے لیے بھیجی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی 2 ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس، 25 پولیس افسران، 200 پولیس اہلکار، 2,700 کیڈٹس، 151 این ایس ایس رضاکار، 40 ریٹائرڈ اہلکار، اور 100 دیگر افراد کو انتخابی سیکورٹی کے لیے تعینات کیا گیا ہے۔ پولیس نے ضلع میں کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں اور شہریوں سے تعاون کی اپیل کی ہے۔ موبائل فون کو پولنگ اسٹیشن لے جانے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔ شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے موبائل فون گھر چھوڑ کر آئیں اور اگر کسی نے موبائل فون پولنگ اسٹیشن میں لے جانے کی کوشش کی تو ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔ پولیس مجرموں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف فوری کارروائی کی جائے گی اور اسے گرفتار کر لیا جائے گا۔

اپنے یوم پیدائش پر حکومت کو تحفہ:

آج ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کی یوم پیدائش ہے۔ اس موقع پر انہوں نے ایک پریس کانفرنس کی اور بتایا کہ ضابطہ اخلاق کے دوران 10 کروڑ 14 لاکھ 35 ہزار 779 روپے مالیت کی اشیاء ضبط کی گئیں۔ اس سے یہ تاثر مل رہا ہے کہ ابیناش کمار نے اپنے یوم پیدائش پر حکومت کو کروڑوں روپے کا ''تحفہ'' دیا ہے۔

الیکشن انسپکٹر (پولیس) راجیش ڈنگل نے خود گاڑیوں کی تفتیش کی

پربھنی:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں غیر قانونی شراب اور پیسوں کی نقل و حمل کو روکنے کے لیے ایس ایس ٹی اور ایف ایس ٹی ٹیموں کے ذریعے ضلع بھر میں گاڑیوں کی تفتیش کی جا رہی ہے۔ آج خود الیکشن انسپکٹر (پولیس) راجیش ڈنگل نے ایف ایس ٹی ٹیم کے ذریعے دیگر گاڑیوں کے ساتھ ساتھ پولیس کی گاڑیوں کی بھی تفتیش کی۔ جنتور اسمبلی حلقے میں معائنہ کے دوران مسٹر ڈنگل نے یہ تفتیش کی۔ اس موقع پر انہوں نے پربھنی-ہنگولی ضلع کی سرحد پر ایس ایس ٹی اور ایف ایس ٹی ٹیموں سے ملاقات کی اور انہیں رہنمائی فراہم کی۔ 20 نومبر کو ووٹنگ ہونی ہے اور ووٹنگ میں بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے، اس لیے ٹیموں کو مزید چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ گاڑیوں کی احتیاط سے تفتیش کی جائے، اور اگر گاڑیوں میں مشتبہ اشیاء ملے تو فوری کارروائی کی جائے، ایسی ہدایات انہوں نے اس موقع پر اہلکاروں کو دیں۔ مسٹر ڈنگل نے جنتور کے اسٹرونگ روم کا بھی دورہ کیا اور سیکیورٹی انتظامات کا معائنہ کیا۔

غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی کے غالب انعامات 2024ء کا اعلان

نئی دہلی:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) غالب انسٹی ٹیوٹ ہر سال اُردو اور فارسی کے معتبر ادیبوں، دانشوروں کو غالب انعام سے نوازتا ہے۔ اس سال غالب انسٹی ٹیوٹ کی غالب انعام سب کمیٹی کی میٹنگ 13/نومبر 2024ء کو جسٹس جناب آفتاب عالم کی صدارت میں ہوئی۔ کافی غور و خوض کے بعد ممبران نے مندرجہ ذیل دانشوروں کو غالب انعامات برائے سال 2024ء کے لئے منتخب کیا ہے۔ (۱) فخر الدین علی احمد غالب انعام برائے اُردو تنقید و تحقیق۔ ڈاکٹر الیاس اعظمی (اعظم گڑھ)، (۲) فخر الدین علی احمد غالب انعام برائے فارسی تنقید و تحقیق۔ پروفیسر محمد رضا نصیری (ایران)، (۳) غالب انعام برائے مجموعہ ادبی خدمات۔ پروفیسر عبدالرشید (دہلی)۔ یہ انعامات مبلغ 75/ہزار روپے نقد، ایک تمغہ اور سند پر مشتمل ہیں۔ انعامات 20/دسمبر 2024ء کو جشن غالب تقریبات کے افتتاحی جلسے میں پیش کیے جائیں۔ اس طرح کا پریس غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ادریس احمد نے جاری کیا ہے۔

ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخابات اور 6 اسمبلی سیٹوں کی ووٹوں کی گنتی سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی میں

ناندیڑ:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے نالج ریسورس سینٹر عمارت میں لوک سبھا ضمنی انتخابات اور 6 اسمبلی نشستوں کی ووٹوں کی گنتی ہوگی۔ یہاں لوک سبھا کے لیے 6 اور اسمبلی کے لیے 6، یعنی کل 12 گنتی کے مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی اسٹرانگ روم کی بھی تشکیل کی گئی ہے۔ تاہم، لوہا، حدگاؤں اور کنوٹ اسمبلی حلقوں کی گنتی متعلقہ جگہوں پر ہی ہوگی۔ ناندیڑ ضلع میں لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی کے عام انتخابات ایک ہی وقت پر ہونے کی وجہ سے اس بار ضلع کی چھ اسمبلی نشستوں کی ووٹوں کی گنتی بھی ناندیڑ میں سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی میں ہوگی۔ عام طور پر ناندیڑ جنوب اور ناندیڑ شمال اسمبلی سیٹوں کی گنتی شہر میں ہوتی تھی، مگر اس بار دونوں انتخابات ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے بھوکر، ناندیڑ شمال، ناندیڑ جنوب، نائیگاؤں، دیگلور اور مکھیڑ اسمبلی حلقوں کی گنتی بھی یونیورسٹی میں ہوگی۔ اس کے لیے 12 اسٹرانگ رومز تیار کیے گئے ہیں، جن میں لوک سبھا کے 6 حلقوں اور اسمبلی کے 6 حلقوں کی ووٹوں کی گنتی ہوگی۔ 20 نومبر کو ووٹنگ اور 23 نومبر کو ووٹوں کی گنتی کے لیے صرف 20 نومبر کی رات تک پولنگ پارٹی ناندیڑ پہنچے گی۔ 21 اور 22 نومبر کو ووٹوں کے بیگ اسٹرانگ رومز میں رکھے جائیں گے۔ 23 نومبر کی صبح انتخابی حکام کی ہدایات کے مطابق اسٹرانگ رومز سے بیگ نکال کر امیدواروں کی موجودگی میں ای وی ایمز باہر نکالی جائیں گی، پھر گنتی کا عمل شروع ہوگا۔ اس دوران یونیورسٹی کی دستیاب بنیادی سہولتوں میں کچھ تبدیلی کی جائے گی۔ ضلع کے لوہا، حدگاؤں اور کنوٹ اسمبلی حلقوں کی ووٹوں کی گنتی متعلقہ جگہوں پر کی جائے گی۔ لوہا اسمبلی کی گنتی لوہا کے تحصیل دفتر میں واقع محصول ہال میں ہوگی، حدگاؤں اسمبلی کی گنتی سماج کلیان بھون (سوشل ویلفیئر ہال) میں جو کہ تاماسا روڈ پر واقع ہے کی جائے گی۔ کنوٹ اسمبلی کے لیے گنتی کنوٹ کے آئی ٹی آئی کالج میں ہوگی۔

ایڈیشنل ضلع کلکٹر ڈاکٹر پرتاپ کالے نے استعمال کیا اپنا ووٹنگ کا حق

پربھنی:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) اسمبلی انتخابات کے دوران ڈیوٹی پر موجود افسران اور ملازمین کو اپنے ووٹنگ کے حق کا استعمال کرنے کے لیے ٹپالی ووٹنگ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ آج ایڈیشنل ضلع کلکٹر ڈاکٹر پرتاپ کالے نے ٹپالی ووٹنگ کی سہولت کے ذریعے اپنا ووٹنگ کا حق استعمال کیا۔ ''ہر ووٹ قیمتی ہے۔ جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لیے ووٹرز کو ووٹ دینا ضروری ہے۔ اپنے ووٹنگ کے حق کا استعمال کرنا لازم ہے۔ میں نے ووٹ دیا ہے، آپ بھی ووٹ دیں۔

چیف ایگزیکٹو آفیسر نتیشا ماتھر نے ڈاک ووٹنگ کے ذریعے کیا ووٹ

پربھنی:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر نتیشا ماتھر نے آج ٹپالی ووٹنگ کی سہولت کے ذریعے اپنا ووٹنگ کا حق استعمال کیا۔ اسمبلی انتخابات کے دوران ڈیوٹی پر موجود افسران اور ملازمین کو اپنے ووٹنگ کے حق کا استعمال کرنے کے لیے ٹپالی ووٹنگ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ پربھنی کے تحصیل دفتر میں قائم ٹپالی ووٹنگ سہولت مرکز پر محترمہ ماتھر نے اپنا ووٹنگ کا حق استعمال کیا۔ ''ووٹ دینا ہمارا حق اور فرض ہے۔ بھارتی جمہوریت کو مزید مضبوط کرنے کے لیے ہر ووٹر کو 20 نومبر کو اپنا ووٹنگ کا حق استعمال کرنا چاہیے''، یہ اپیل انہوں نے کی۔

رائے دہی کے دن تمام ہفتہ بازار بند رہیں گے

ناندیڑ:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی کے عام انتخابات کے دن بدھ 20 نومبر 2024ء کو ضلع ناندیڑ میں تمام ہفتہ بازار بند رکھنے کے احکامات مارکیٹ اینڈ فیئر ایکٹ 1862 کے سیکشن 5 کے تحت ضلع کلکٹر و ضلع مجسٹریٹ ابھیجیت راوت نے جاری کیے ہیں۔ لوک سبھا ضمنی انتخابات اور اسمبلی کے عام انتخابات کے لیے ناندیڑ ضلع کے 83-کنوٹ، 84-حدگاؤں، 85-بھوکر، 86-ناندیڑ شمال، 87-ناندیڑ جنوب، 88-لوہا، 89-نائیگاؤں، 90-دیگلور اور 91-مکھیڑ اسمبلی حلقوں میں بدھ 20 نومبر 2024ء کو ووٹنگ ہوگی۔

فاروق احمد کی انتخابی مہم کا اختتام

شاندار انتخابی ریلی اور عظیم جلسہ

ناندیڑ:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ جنوبی حلقے میں ونچیت بہوجن اگھاڑی کے امیدوار فاروق احمد کی انتخابی مہم کا اختتام 18 نومبر کو شاندار ریلی کے ذریعے کیا گیا۔ ریلی شہر کے اہم راستوں سے گزرتے ہوئے کھڑکپورہ میں عظیم جلسہ میں تبدیل ہوگئی۔ ریلی فتح گنج مسجد، سائی نگر، برکت کمپلیکس، محمد علی روڈ، حبیب ٹاکیز، قدیم مونڈھا، مہاویر چوک، وزیرآباد، کلامندر، مل گیٹ راستوں سے ہوتے ہوئے کھڑکپورہ پہنچی۔ اس موقع پر جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے کہا گیا کہ فاروق احمد کی پہچان ایک عام عوام کے رہنما اور تحریک میں سرگرم کارکن کے طور پر ہے۔ ان کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے اور ان کی کامیابی کی باتیں ہر جگہ ہو رہی ہیں۔ ونچیت بہوجن اگھاڑی کے قومی صدر بالا صاحب امبیڈکر، مفتی مولانا سجاد نعمانی صاحب کی حمایت کے علاوہ بھارتی بودھ مہاسبھا کے صدر بھیم راؤ امبیڈکر، قومی رہنما انجلی امبیڈکر، اور نوجوان رہنما سجات امبیڈکر نے انتخابی جلسوں میں فاروق احمد کو اپنی حمایت دی۔ انتخابی مہم کے آخری دن ریلی اور جلسے میں کارکنان، نوجوانوں، خواتین، اور ووٹرز کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس جوش و جذبے سے حلقے میں فاروق احمد کی کامیابی کا راستہ مزید ہموار ہو گیا ہے۔

087 ناندیڑ جنوب کی انتخابی تیاری مکمل

ناندیڑ:18/نومبر (ورقِ تازہ نیوز) 16 ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخابات اور 087 ناندیڑ جنوبی اسمبلی حلقہ کی تمام تیاریاں ناندیڑ کے سرکاری ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کی وسیع عمارت میں مکمل ہو چکی ہیں، جہاں انتخابی عمل کے لیے تمام انتظامات اور سامان فراہم کیے گئے ہیں۔ ناندیڑ جنوبی حلقہ میں کل ووٹرز کی تعداد 316,821 ہے اور مجموعی طور پر 312 پولنگ اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں۔ ان اسٹیشنوں کے لیے 1560 پولنگ افسران کی تعیناتی کے احکامات تیار کیے گئے ہیں۔ پولنگ اسٹیشنوں کو 34 زونز میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان زونز کے لیے 103 روٹس تیار کر کے ان پر روٹ گائیڈ کی تعیناتی کی گئی ہے۔ احکامات کی تقسیم کے لیے 10 ٹیبلز جبکہ ووٹنگ مشینوں، بیلٹ پیپرز اور دیگر سامان کی تقسیم کے لیے 31 ٹیبلز مختص کی گئی ہیں۔ اس حلقے میں 20 پولنگ اسٹیشن حساس قرار دیے گئے ہیں جن میں اسٹیشن نمبر 19، 84، 88، 90، 94، 98، 102، 55، 124، 129، 204، 223، 255، 289، 49، 147، 186، 233، 114، اور 210 شامل ہیں۔ ہر حساس اسٹیشن کے لیے مائیکرو انسپکٹرز کی تعیناتی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، انتخابی مرکز پر بجلی، پینے کے پانی، مناسب فرنیچر اور معذور افراد کے لیے ریمپ سمیت تمام ضروری سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عملے کے لیے ناشتہ، کھانا اور چائے کی فراہمی کی انتظامات بھی کیے گئے ہیں۔ یہ معلومات 087 ناندیڑ جنوبی کے الیکشن آفیسر ڈاکٹر سچن کھلال، تحصیل دار پروین پانڈے، نائب تحصیل دار نتیش کمار بولولو اور سنجے ناگمواڑ نے فراہم کی ہیں۔ اس انتظام کے تحت پیشکار راجکمار کوٹروار، ترتیبیل کے اراکین سنجے بھالکے، راجیش کلکرنی، وجئے کمار چوتھوے، بی ایس پانڈے، مکرند بھالیراؤ اور تمام دیگر ملازمین محنت کر رہے ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔